Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 28

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

24 جمادی الاول 1425 ہجری 13 وفا 1383 ہش 13 جولائی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 جون (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے بعض ممالک کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کی غیر معمولی کامیابی اور بخیر و عافیت مراجعت کیلئے اور پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مبلغین کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے ایک شخص نے کسی غیر احمدی کا سوال پیش کیا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے یہ درست نہیں کیونکہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فوت ہوا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا:-

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہوا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے تو مباہلہ کیا ہی نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا تھا کہ اگر تو میرے بعد زندہ بھی رہا تو ہلاک کیا جائے گا سو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ مسیلمہ کذاب تھوڑے ہی عرصہ بعد قتل کیا گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ بات کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں مرجاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے اور مخالفوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران:۵۶) سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سن سنکر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے اُلٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کا حال ہو رہا ہے۔ مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیاداری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتاب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مرجاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

فرمایا:- اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اَور کا اَور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اَور ہو اور سمجھانے کچھ اَور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہئے۔

ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؓ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر عیسیٰ کا مرجانا ثابت کرنا ان کے نزدیک گالی دینا ہے تو اس طرح سے تو ہم نے نکالی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے نبیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۵ صفحہ ۳۲۹-۳۲۷)

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

والدین کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں!

(قسط:۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم موجودہ دَور میں اقتصادی بدحالی کے پیش نظر ماں باپ ہردو کے کمانے کا ذکر کر کے بتا رہے تھے کہ ایسے والدین اپنی مجبوریوں کے پیش نظر بچوں کیلئے بہت کم وقت نکال پاتے ہیں اس طرح ان کے بچوں میں تربیتی اعتبار سے کہیں نہ کہیں خلا باقی رہ جاتا ہے۔

اسلام کے نزدیک مرد عورت کا نگہبان اور محافظ ہے اس کی ہر طرح کی حفاظت و تربیت کا ذمہ دار ہے۔ مرد کے قویٰ اور اس کی جسمانی ساخت خدا نے ایسی بنائی ہے کہ وہ عورت کی نسبت جسمانی اعتبار سے مضبوط اور باحوصلہ ہوتا ہے اور اسی عزم و حوصلہ سے زندگی کے فیصلے لینے کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے اس کے مقابل عورت جسمانی اعتبار سے کمزور ہوتی ہے۔ عمومی طور پر فطرتاً اس میں مرد کی نسبت عزم و حوصلے کی اور قوت فیصلہ کی کمی ہوتی ہے۔ معمولی سی بات کو برداشت نہ کرنے سے اس کے آنسو فوراً نکل آتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ پر مرد ایسے مواقع پر ہمت سے کام لیتا ہے۔ اس جسمانی فرق کی وجہ سے مرد گھر کی چار دیواری سے باہر بہتر رنگ میں کام کر سکتا ہے اور عورت گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کر سکتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو عورت کے جسم کی ساخت گھر کے اندر کی ذمہ داریوں کیلئے ہی بنائی گئی ہے۔ جب ایک بچہ ماں کی کوکھ میں آجاتا ہے تو وہ اپنی جسمانی کمزوری اور حمل کے وقت کی بعض بیماریوں کی وجہ سے فطرتاً گھر سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتی۔ خون کی کمی کی وجہ سے تکان اور کمزوری ایک فطری بات ہے۔ یہ عمل نو مہینے تک جاری رہتا ہے اس عرصہ میں بعض دفعہ تو گھر کے اندر رہ کر بھی گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنا بعض عورتوں کیلئے مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر بچے کی پیدائش کے بعد خاص طور پر چالیس روز تک عورت پھر سخت قسم کی تکالیف اور کمزوری میں مبتلا رہتی ہے۔ اس میں تو بعض دفعہ ملازم عورتیں بھی چھٹی لے کر گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں۔ یہ مسلسل عمل بتاتا ہے کہ خدا نے عورت کی جسمانی ساخت اور اس کی ڈیوٹیاں ایسی بنائی ہیں کہ اس کے لئے گھر میں رہ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں آسانی ہے۔ پھر جب بچہ چھوٹا ہو تو ہر ماں کا دل کرتا ہے کہ وہ اپنے دودھ پیتے معصوم بچے کے پاس گھر میں رہے اس کو اپنے ساتھ چمٹائے سُلائے دودھ پلائے۔ لیکن کام کاجی ملازم عورتوں کو مجبوراً اپنے بچوں کو چھوڑ کر ملازمتوں یا کاروبار کیلئے جانا پڑتا ہے لیکن اس کے مقابل مرد کی جسمانی ساخت گھر میں بیٹھنے کیلئے بنائی ہی نہیں گئی۔

لہٰذا کوئی شرم کی بات نہیں ہے کہ عورت گھر میں رہ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرے اور وہ گھر کے باہر کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو آجکل نئی تہذیب کے دلدادہ کہتے ہیں کہ عورت کو بھی باہر نکل کر کام کرنے کا حق ہے لیکن یہی لوگ جب کام سے واپس لوٹتے ہیں تو عورت کو تو گھر کے کام میں جُتا دیتے ہیں اور خود مزے سے گھر میں اخبار پڑھنے لگتے ہیں پس اگر عورت مجبوراً گھر سے باہر کام کرتی ہے تو ایسے مردوں کا بھی فرض ہے کہ وہ گھر کے اندر عورتوں کا ہاتھ بٹائیں لیکن یہ تو مجبوری کی بات ہے۔ عام حالات میں تو بس یہی اصول ایک فطری اصول ہے کہ مرد گھر کے باہر کے کام سرانجام دے اور عورت کی ہر طرح کے خرچ اخراجات اور حفاظت کا ذمہ دار ہو اور عورت گھر کی ذمہ داریاں سرانجام دے اور آنے والی نئی نسل کی صحیح تربیت اور بہتر پرورش کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر والدین چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد کی صحیح تربیت ہو اور مستقبل میں وہ ایک بہترین انسان ملک و قوم کے سپرد کر سکیں تو انہیں اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو یہی اصول اپنانا ہوگا کہ والد گھر کی چار دیواری سے باہر خوب محنت کر کے بچوں کیلئے کمائی کرے اور والدہ گھر میں اپنے بچوں کی اپنے ہاتھوں سے تربیت کرے بس یہی وہ بہترین اصول ہے جس پر عمل کر کے ہم مستقبل کی بہترین تربیت یافتہ نسل تیار کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہر کوئی جانتا ہے کہ اگر ماں باپ ہردو باہر کام کریں تو عام طور پر ان کی غیر حاضری اور عدم نگرانی کے نتیجہ میں بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو پاتی اور بچے احساس محرومی کا شکار ہو کر کئی طرح کی ذہنی و اخلاقی کمزوریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

انہی سب وجوہات کی بناء پر شریعت اسلامیہ میں والدین کا اس قدر عظیم رُتبہ ہے کہ عبادت الٰہی کے بعد دوسرا حکم والدین سے احسان کرنے کا ہے لیکن یہ تب ہی ہوگا جب والدین خود کو اس احسان کے قابل بنائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل:۲۴)

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

الجنۃ تحت اقدام الامھات : کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے

لیکن اگر یہ قدم بچوں سے دُور رہیں گے ان کی صحیح تربیت سرانجام نہ دے پائیں گے تو کس طرح بچوں کیلئے جنت بن سکیں گے۔ پس ماں باپ اگر سمجھیں تو خدا اور خدا کے رسول کے نزدیک ان کا بہت بڑا رتبہ ہے۔

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ حضورؐ میرے حُسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے آپؐ نے فرمایا: ''تیری ماں'' عرض کیا پھر کون فرمایا ''تیری ماں'' عرض کیا پھر کون فرمایا ''تیری ماں'' اس نے پھر پوچھا حضورؐ پھر کون فرمایا ''تیرا باپ''

مذکورہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ بچوں کیلئے والدین کا رُتبہ اور اس میں بھی ماں کا رُتبہ کس قدر عظیم ہے یہ عظیم حسن سلوک اور اعلیٰ شرف و مرتبت دراصل مرتب ہوئے ہیں ان ذمہ داریوں کی وجہ سے جن کی ادائیگی ایک ماں بچے کی پیدائش سے قبل ہی شروع کر دیتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں ابتدائی دنوں سے جو اتار چڑھاؤ آتے ہیں اور پیدائش کے عمل کی شروعات کے دنوں میں جو تکالیف اُسے سہنی پڑتی ہیں، وہ بچے کی پرورش کیلئے اپنا خون دیتی ہے پھر پیدائش کے وقت جس تکلیف سے وہ دوچار ہوتی ہے، پیدائش کے بعد دو سال تک اپنی چھاتیوں سے چمٹا کر دودھ پلاتی ہے۔ بچے کی بیماری اس کا رونا دھونا، پیشاب پاخانہ سب برداشت کرتی ہے، راتوں کی نیند خراب کرتی ہے یہ سب ایسے مشکل اور انتھک مراحل ہیں جن سے ایک ماں کو بچے کی پیدائش سے نو ماہ قبل اور پیدائش کے بعد اس کے ہوش سنبھالنے کی عمر تک گزرنا پڑتا ہے اور یہ تمام تر تھکا دینے والا اور نہایت مشکل کام وہ محض اس فطرتی محبت سے مجبور ہو کر کرتی ہے جو خدا نے اس کے اندر روز ازل سے ودیعت کر رکھی ہے یہ محبت اگر توازن میں رہے تو بچے کی حسین تربیت ہو جاتی ہے اور ایک ماں بچے کیلئے جنت مہیا کرنے کا باعث بن جاتی ہے اور اگر اس محبت کا توازن بگڑ جائے تو ماں کی محبت نہ صرف یہ کہ بچے کو بگاڑ دیتی ہے بلکہ ماں کے قدم بچے کو ابدی جنت تک پہنچانے کی بجائے جہنم کے گڑھے میں دھکیل دیتے ہیں۔

آئندہ ہم والدین کی ان ذمہ داریوں کا ذکر کریں گے جو بچے کے تئیں اُنہیں ادا کرنی ہے اور جس کا قرآن و حدیث میں تفصیل سے ذکر موجود ہے۔ (منیر احمد خادم)

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے

(خلافتِ خامسہ کے بارہ میں ایک معاند اہلحدیث کا تبصرہ پڑھ کر)

﴿عطاء المجیب راشد۔لندن﴾

نورِ اسلام سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرور میں یا رب یہ کرشمہ کر دے
وہ جسے تُو نے چنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے
جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہُویدا کر دے
جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اُس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے
جس کے سینہ میں ہُوا نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اُجالا کر دے
تو چُنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اِک آنکھ کا تارا کر دے
تُو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تُو ظاہر یہ نظارہ کر دے
روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے
تیرا انعام ہے یا رب یہ خلافت کی قبا
تو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے
انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہُویدہ کر دے

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خطبہ جمعہ

ہمیشہ اپنے چندوں کے حساب کو صاف رکھنا چاہئے۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں۔

جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہے۔

زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔ نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ کو ادا کرنا چاہئے۔

احمدی خواتین کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۲۸ رمئی ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۸ رہجرت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام گروس گراؤ۔جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين–

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾

(سورة ال عمران آیت نمبر:93)

جماعت کا مالی سال 30 رجون کو ختم ہوتا ہے، اور دو تین مہینے پہلے سے ہر ملک کا جو مال کا شعبہ ہے ان کو اپنے لازمی چندہ جات کا بجٹ پورا کرنے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ اور آخری ایک مہینہ میں تو یہ فکر بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور فکر کے اظہار کے خط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دعا کریں بڑی فکر ہے، بجٹ میں اتنی کمی ہے، اتنی کمی ہے۔ بہر حال ان کی یہ فکر اپنی جگہ لیکن یہ بھی تسلی رہتی ہے کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورتوں کا خوب اندازہ ہے۔ اس لئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ان ضروریات کو پورا کرنے کے بھی اسی طرح سامان پیدا فرمائے گا جس طرح ضروریات کو بڑھا رہا ہے۔ تاہم کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نصیحت اور یاددہانی کرواتے رہو اس لئے اس حکم کے ماتحت آج کے خطبے میں مَیں اس طرف کچھ توجہ دلاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پہ مالی قربانی کی طرف توجہ بھی دلائی ہے اور ترغیب بھی دلائی ہے اور مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔ اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہی فرمایا کہ تم نیکی کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتے، تمہیں نیکیاں بجالانے کی توفیق ہرگز نہیں مل سکتی جب تک تمہارے دل کی کنجوسی اور بخل دُور نہیں ہوتا اور تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی مخلوق کی راہ میں وہ مال خرچ نہیں کرتے جو تمہیں بہت عزیز ہے۔، جب تک تم اپنے خرچ کے حساب کو صاف نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کے حساب کو صاف نہیں رکھتے، جب تک تم اس مال میں سے جو تمہیں بہت عزیز ہے، جس سے تمہیں بڑی محبت ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اور یہ مال جو ہے اپنا جب تک تم اپنے مال کو صرف اپنے پر خرچ کرنے کی سوچتے رہو گے یا سنبھال کر تجوریوں میں بند کر لو گے، ان کنجوسوں اور بخیلوں کی طرح جو اپنی آل اولاد پر بھی بعض اوقات مال خرچ نہیں کرتے اور جمع کرتے رہتے ہیں اور آخر کار اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور مال ان کے کچھ بھی کام نہیں آتا۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری روحانی حالت بھی بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

’’پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے۔ کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اس کو ایمانی طاقت حاصل ہوگی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا‘‘۔(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۶۱۲)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول الله فاما من اعطی واتقی......)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے ہیں جو خرچ کرنے والے سخی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے اخراجات کم کریں اور اپنے معیار قربانی کو بڑھائیں اور عموماً کم آمدنی والے لوگ قربانی کے یہ معیار حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ اندازے سے بجٹ لکھوا دیتے ہیں خاص طور پر ہماری جماعت میں زمیندار طبقہ ہے ان کو صحیح طرح پتہ نہیں ہوتا اور خاص طور پر پاکستان میں زمینداری کا انحصار نہری علاقوں میں جہاں جاگیرداروں اور وڈیروں نے پانی پر مکمل طور پر قبضہ کیا ہوتا ہے اور اپنی زمینیں سیراب کر رہے ہوتے ہیں پانی کو آگے نہیں جانے دیتے اور چھوٹے زمیندار بیچارے پانی نہ ملنے کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہوتے ہیں۔(آپ میں سے اکثر یہاں زمینداروں میں سے بھی آئے ہوئے ہیں خوب اندازہ ہوگا۔) تو نتیجۃً ان کی فصلیں بھی اچھی نہیں ہوتیں لیکن ایسے مخلصین بھی ہیں کیونکہ بجٹ لکھوا دیا ہوتا ہے اس لئے قرض لے کر بھی اس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ رعایت شرح لے لو کیونکہ اگر آمد نہیں ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اگر قرض لے کر ہم اپنی ذات پہ خرچ کر سکتے ہیں تو قرض لے کر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کیوں نہیں کر سکتے۔ اور ان کا یہی نقطۂ نظر ہوتا ہے کہ شاید اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ فصلوں میں برکت ڈال دے۔ لیکن بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بہر حال یہ تو ہر ایک کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ ہے، توکل کا معاملہ ہے، ہر ایک کا اپنا اپنا معیار ہوتا ہے اس لئے مَیں یہ تو نہیں کہتا کہ قرض لے کر اپنے چندے ادا کرو۔ طاقت سے بڑھ کر بھی اپنے اوپر تکلیف وارد نہیں کرنی چاہئے، اپنے آپ کو تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک اخراجات میں کمی کر کے اپنے اخراجات کو، ایسے اخراجات کو جن کے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے جو ملتوی کئے جا سکتے ہوں ان کو ٹالا جا سکتا ہو ان کو ٹال کر اپنے چندے ضرور ادا کرنے چاہئیں، خاص طور پر موصی صاحبان کے لئے مَیں یہاں کہتا ہوں، ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکشمت چندہ ادا کر سکیں۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ کچھ رعایت کی جائے اور رعایت کی قسطیں بھی اگر مقرر کی جائیں تو وہ چھ ماہ سے زیادہ کی تو نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح خاص طور پر موصیان کی وصیت پر زد پڑتی ہے تو پھر ظاہر ہے ان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور پھر اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ تو اس لئے پہلے ہی جائے

کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب بھی آمد ہو اس آمد میں جو حصہ بھی ہے نکالیں، موصی صاحبان بھی اور دوسرے کمانے والے بھی جنہوں نے چندہ عام دینا ہے، 1/16 حصہ، اپنا چندہ اپنی آمد میں سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہا کریں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ اے بادل! فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا اور پھر پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی، (کوئی چھوٹی سی پہاڑی تھی) اور پھر بارش کے نتیجہ میں پانی چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے ساتھ ساتھ اس کے کنارے کنارے چلنا شروع ہو گیا اور وہ نالہ جاکے ایک باغ میں داخل ہوا، وہاں اس نے دیکھا باغ کا مالک کدال لے کر پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے سنا تھا، ایک نظارے میں آواز اس کو آئی تھی۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل! فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے کہ جس کا تجھ کو یہ بدلہ مل رہا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا کہ اگر پوچھتے ہیں تو سنیں کہ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اہل وعیال کے گزارے کے لئے رکھتا ہوں، اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں"۔ (مسلم کتاب الزھد۔باب الصدقة فی المساکین)

آج کل بھی کئی لوگوں کا یہ طریق ہے، کئی کاروباری لوگوں نے بتایا کہ وہ روزانہ کی آمد یا ماہوار آمد میں سے جو بھی ہو چندہ نکال کر الگ رکھ دیتے ہیں یا جب بھی وہ اپنے آمد وخرچ کا حساب کرتے ہیں اور اپنے منافع کو الگ کرتے ہیں تو ساتھ ہی وہ چندہ بھی علیحدہ کر دیتے ہیں۔ بعض ماہوار خرچ کے لئے اپنے کاروبار سے رقم لیتے ہیں اس میں سے چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جب آخری فائنل حساب کر رہے ہوتے ہیں تو پھر اگر کوئی بچت ہو تو اس میں سے وہ چندہ ادا کر دیتے ہیں۔ تو اس طرح ایک تو ان پر زائد بوجھ نہیں پڑتا کہ سال کے آخر میں چندہ یا چند مہینوں بعد یہ چندہ کس طرح ادا کیا جائے۔ انسان پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر اس صورت میں بڑی رقم نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے بقایا دار ہونے کی فکر نہیں رہتی کہ بقایا دار ہوں کے تو جماعت میں بھی اور مرکز میں بھی سبکی ہوگی۔ اور تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے کاروبار میں بھی بے انتہاء برکت ڈالتا ہے۔ اور بعض بتاتے ہیں کہ ان کو یہ فائدہ ہے کہ بے انتہا برکتیں ہوتی ہیں کہ ان کو خود بھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ روپیہ آ کہاں سے رہا ہے۔ یہ کمائی آ کہاں سے رہی ہے۔ بہرحال یہ تو اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے ہیں انسان بھلا کہاں اللہ تعالیٰ کی دین تک پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے تم میری راہ میں خرچ کرو تو میں تمہیں سات سو گنا تک بڑھا کر دیتا ہوں بلکہ فرمایا کہ ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ کہ اللہ جسے چاہے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میں سات سو گنا سے بھی زیادہ بڑھا کر دینے کی طاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو پابند نہیں ہے کہ صرف سات سو گنا تک ہی بڑھائے۔ اس کے تو خزانے محدود نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنے چندوں کے حساب کو صاف رکھنا چاہئے اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں، کس طرح برستے ہیں۔

اب بعض لوگوں میں یہ غلط تصور ہے کہ کیونکہ قواعد میں یہ شرط ہے کہ کسی بھی عہدے کے لئے یا ویسے عام طور پر پوچھا جاتا ہے تو تب بھی کہ چھ مہینے سے زیادہ کا بقایا دار نہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ چھ مہینے کے بعد ہی چندہ ادا کرنا ہے، بلاوجہ چھ چھ مہینے تک چندہ ادا نہیں کرتے تو یہ چھ مہینے کی جو شرط ہے صرف زمینداروں کے لئے ہے جن کی آمد کیونکہ زمیندارے پر ہے اور عموماً چھ ماہ کے بعد ہی زمیندار کو آمد ہوتی ہے۔ اس لئے یہ رعایت ان سے کی جاتی ہے۔ ماہوار کمانے والے ہوں ملازم پیشہ یا کاروباری لوگ، ان کو تو ماہوار ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ بعد میں پھر بوجھ نہ رہے جیسا کہ میں نے کہا، بلاوجہ کی سبکی کا بھی احساس رہتا ہے۔ اور سب سے بڑا چندہ ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے رہتے ہیں۔ بہرحال اگر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح یعنی 1/16 سے چندہ عام ادا نہیں کر سکتے تو اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ہے کہ وہ کم شرح سے بھی چندہ دے سکتے ہیں لیکن بہرحال غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے اور بقایا دار نہیں ہونا چاہئے۔

اور یہاں میں جو جماعتی عہدیداران ہیں، صدر جماعت یا سیکرٹریان مال، ان کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات ہر عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے اس لئے اس کو باہر نکال کر امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے، یا مجلسوں میں بلاوجہ ذکر کرکے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔ رعایت یا معافی چندہ کوئی شخص لیتا ہے تو یہ باتیں صرف متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ پھر اس غریب کو جتاتے پھریں کہ تم نے رعایت لی ہوئی ہے اس لئے اس کو حقیر سمجھا جائے۔ بہرحال ہر ایک کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اول تو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ رعایت لیتے ہیں ان میں سے اکثریت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی رعایت کی اجازت کو ختم کروا دیں اور چندہ پوری شرح سے ادا کریں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جلد ہی دوبارہ اس نظام میں شامل ہو جائیں جہاں پوری شرح پہ چندہ دیا جا سکے۔ ایسے لوگ بہت سارے ہیں اور جو نہیں ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ہر ایک شخص کا خود بھی فرض بنتا ہے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے تا کہ جب بھی توفیق ہو اور کچھ حالات بہتر ہوں جتنی جلدی ہو سکے شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ سب کی توفیق میں اضافہ کرے۔

بعض دفعہ ایسے حالات آجاتے ہیں کہ مثلاً ملازمت چھوٹ گئی یا کوئی اور وجہ بن گئی، زمینداروں کی مثال میں پہلے دے آیا ہوں، کاروباری لوگوں کے بھی کاروبار مندے ہو جاتے ہیں یا بعض دفعہ ایسے حالات پیش آجاتے ہیں کہ کاروبار کو فروخت کرنا پڑتا ہے، بیچنا پڑتا ہے، ختم کرنا پڑتا ہے۔ تو گو یہ ساری باتیں انسان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہی ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ انسان بھگتتا ہے، یہ تو ایک علیحدہ مضمون ہے۔ بہرحال ایسے حالات سے بھی مایوس ہو کر بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہئے، ہاتھ پیر مارتے رہنا چاہئے، چاہے چھوٹا موٹا کام ہی ہو، انسان کو کسی بھی کام کو ضرور کرنا چاہئے۔ کئی لوگ ایسے ملتے ہیں جو بہت زیادہ مایوس ہو جاتے ہیں اور پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، ان کو بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے۔ اور اس سے مدد مانگتے ہوئے جو بھی چھوٹا موٹا کوئی کام ملے یا کاروبار ہو اس کو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنا چاہئے۔ اور کسی کام کو بھی عار نہیں سمجھنا چاہئے۔ اگر اس نیت سے یہ کام شروع کریں گے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ چندے دینے ہیں پھر چندے پورے کرنے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ ان چھوٹے کاروباروں میں بھی بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔ میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے، بالکل معمولی کاروبار شروع کیا، وسیع ہوتا گیا اور دکانوں کے مالک ہو گئے چھابڑی لگاتے لگاتے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو ہوتے ہیں اگر نیت نیک ہو اور اس کی راہ میں خرچ کرنے کے ارادے سے ہو۔ تو پھر وہ برکت بھی بے انتہا ڈالتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابومسعودؓ انصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ کرنے کا ارشاد فرماتے (بعض دفعہ کوئی تحریک ہوتی) تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا اور وہاں محنت مزدوری کرتا اور اُسے اجرت کے طور پر ایک مُد، تھوڑا سا، اناج ملتا مزدوری کا، تو کہتے ہیں وہی صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ اور کہتے ہیں اب ہم میں سے وہ لوگ جو اس طرح محنت مزدوری کرتے تھے اور چھوٹے چھوٹے کام کرتے تھے ان میں سے تقریباً تمام کا یہ حال ہے کہ بعضوں کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار تک ہیں۔ (بخاری کتاب الاجارة۔ باب من اجر نفسه ليحمل على ظهره ثم صدق به......)

تو یہ صرف پرانے قصے نہیں ہیں کہ اس زمانے میں ان صحابہؓ پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا اب نہیں ہو رہا بلکہ اب بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے آج بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنی نیک نیتی کی وجہ سے اور محنت کی وجہ سے لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کرلے اور اپنے مال کو برباد کر دے (یعنی اپنے پاس مال نہ رکھے) بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔ (جامع ترمذی۔ عن ابی ذر)

مال ہو بھی تو یہ نہ سمجھو کہ مال ہمارے پاس ہے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں یا اب ہمیں کوئی نقصان نہیں ہو

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221872,(S) 220260 (R) Mobile: 98147 E-mail
kashmirsons@yahoo.co.in

سکتا یا اب ہم کوئی چیز بن گئے ہیں بلکہ نیت ہمیشہ نیک رہنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ جھکتے رہنا چاہئے اور جھکے رہنا چاہئے اور اسی پر توکل ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر اور ثواب ملنے والا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعہ ثواب سمجھو۔ اب کبھی مشکلات آتی ہیں تو پھر چیخنے چلانے یا مایوس ہونے کی بجائے یا خدا تعالیٰ کا انکار کرنے کی بجائے (بعض لوگ اس صدمے میں نمازیں بھی پڑھنی چھوڑ دیتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اس امتحان میں سے ہر ایک کو سرخرو ہو کر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو اگر اللہ تعالیٰ کے آگے ہر انسان جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتا رہے تو دیکھتے ہیں کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے کتنے بے انتہا فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ جو اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی بلکہ آئندہ نسلوں میں بھی وہ فضل ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کبھی اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اس کے حضور اور زیادہ جھکتے ہوئے اس سے مدد چاہنی چاہئے اور اس کی عبادات کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اپنے روپوؤں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی کنجوسی اور بخل سے کام نہ لو ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا (یعنی اگر کوئی روپیہ اس سے نکلے گا نہیں تو اس میں آئے گا بھی نہیں۔ (اس لئے) جتنی طاقت ہے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریص علی الصدقۃ)

الحمدللہ کہ اس طرح دل کھول کر خرچ کرنے کے نظارے جماعت میں بے شمار نظر آتے ہیں۔ اب خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر میں نے سو مساجد کی تعمیر میں سستی جو عموماً جماعت میں نظر آ رہی ہے، خدام الاحمدیہ کو صرف توجہ دلائی تھی، عمومی طور پر جماعت کو بھی میں نے یہی کہنا تھا کہ اس طرف توجہ دیں۔ تو اگلے روز ہی خدام الاحمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کے اپنے وعدے اور وصولی کے لئے ایک ملین یورو (Euro) کا، دوسری دنیا میں ہمارے ملکوں میں سمجھ نہیں آتی اس لئے 10 لاکھ یورو (Euro) کا وعدہ کر دیا اور پہلے جبکہ یہ وعدہ ڈھائی لاکھ یورو کا تھا۔ اور ابھی جو انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ تقریباً جو پہلا وعدہ تھا اتنی تو اب ایک ہفتے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی بھی ہو چکی ہے۔ دل کھول کر چندے دینے کے اور روپوؤں کی تھیلیوں کو کھول کر رکھنے کے یہ نظارے ہمیں جماعت میں بے انتہا نظر آتے ہیں۔ بلکہ ایک مخلص نے تو یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین کی خرید سمیت ایک مسجد کا مکمل خرچ ادا کریں گے۔

جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہے، بہت سے ایسے ہیں جو بعض اوقات اپنے اوپر بوجھ بھی ڈال کے چندے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ کیونکہ میں آج لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ یہ جو چندہ جات ہیں ان تحریکات کی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ اپنی جگہ ادا کریں اور یہ زائد تحریکات کے وعدوں کو اپنی جگہ ادا کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ پر انشاء اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل فرمائے گا۔ کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں، اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے کس قدر خوشخبری فرمائی ہے۔ ہر خوف خدا رکھنے والے کو اپنی عاقبت کی عموماً فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں نہ جانے کیا سلوک ہوگا۔ تو آپؐ نے چندہ ادا کرنے والوں کو اس فکر سے آزاد کر دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ: ’’قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے‘‘۔ (مسند احمد بن حنبل)۔ یعنی کہ جو بھی آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے قیامت کے دن تک اس کے سائے میں آپ رہیں گے۔ لیکن یہ بھی دوسری جگہ فرما دیا کہ انفاق سبیل اللہ دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کا پیار حاصل کرنے کی خاطر ہی قربانیوں کی توفیق دے۔

ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو حضرت اماں جانؓ کے بارے میں فرمایا کہ وہ باوجود اس کے کہ غرباء کو بھی زیور پہننے کے لئے دیتی تھیں لیکن پھر بھی زکوٰۃ ادا کیا کرتی تھیں۔ تو احمدی خواتین کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اور جب عورتوں کی کوئی آمد نہیں ہوتی اور اکثر عورتوں کی آمد نہیں ہے تو ظاہر ہے پھر اس زکوٰۃ کی ادائیگی میں مردوں کو مدد کرنی ہوگی۔

اسلام کے ابتدائی زمانے میں جب بھی دینی ضروریات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں بھی عارضی طور پر تحریک ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور پھر خلفاء کے زمانے میں بھی تو باوجود اس کے کہ زکوٰۃ لی جاتی تھی، ان تحریکات میں صحابہ بھی حصہ لیتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ جماعت میں چندوں کا ایک نظام جاری ہے اور جو چندے ادا کرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو زکوٰۃ کی شرح ہے۔ بہرحال یہ بھی ایک فرض ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نصاب اور شرح کے مطابق زکوٰۃ کو ادا کرنا چاہئے۔ اور خاص طور پر جس طرح میں نے کہا عورتیں اس طرف توجہ کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کی رقم میں بھی کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمروؓ بن شعیب اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کہ کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے؟۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہیں، جہاں چاہیں آپ خرچ فرمائیں۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الکنز ما ھو وزکوٰۃ الحلی) اور دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم یہ نہ دیتیں تو آگ کے کنگن پہنائے جاتے۔ اس روایت کے بعد خاص طور پر جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو توجہ دینی چاہئے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عورتوں پر زیادہ واجب ہوتی ہے ان کے خاوندوں کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’سوائے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے۔ اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری چندہ دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضے کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے‘‘۔ (یعنی کسی قسم کی سستی وغیرہ نہ ہونی چاہئے)۔ ’’اور جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے (یعنی بغیر کسی روک کے چلنا چاہئے) وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے (اپنی طاقت کے لحاظ سے، اپنے وسائل کے لحاظ سے) ایسی سہل رقم

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جن کو بشرطیکہ نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کرسکیں"۔(یعنی اگر کوئی اتفاقی حادثہ نہ پیش آجائے آمدنی میں کمی نہ ہوجائے، کاروبار میں نقصان نہ ہوجائے سوائے اس کے کہ ایسا کوئی اتفاقی حادثہ پیش آجائے ضرور ہے، لازمی ہے کہ ماہوار چندہ ادا کیا کریں)۔ پھر فرمایا:" ہاں جس کو اللہ جلشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کرسکتا ہے"۔ یعنی ماہوار چندہ ادا کرنے کے علاوہ جو بھی توفیق ہو اسے جو بھی طاقت ہے اور آمدنی ہے اس کے حساب سے پھر اگر اکٹھی رقم بھی دینی پڑے تو دی جائے۔

پھر فرمایا:" اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا۔ تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں"۔

(فتح اسلام ۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۳،۳۴)

ماہوار چندے کی شرح خلافت ثانیہ میں مقرر ہوئی جب باقاعدہ ایک نظام قائم ہوا اور چندہ عام کی شرح 1/16 اس وقت سے قائم ہے۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد سے استنباط کر کے یہ شرح مقرر کی تھی۔ تو بہرحال جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ماہوار چندے کے علاوہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اکٹھی رقم بھی تم دے سکتے ہو اور اس کے لئے جماعت میں مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا، پہلے بھی کہا ہے کہ اس نیت سے اور اس ارادے سے ہر ادائیگی، ہر چندہ اور ہر وعدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے نہ کہ کسی بناوٹ کی وجہ سے۔ اور ہمیشہ جب بھی خرچ کریں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں ہر نئی تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دی یا فرض ماہوار چندہ کو ادا کرنے کی توفیق دی، بجٹ پورا کرنے کی توفیق دی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:" تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا"۔ یعنی جو اس نیت سے چھوڑتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے وہ اپنا نہیں سمجھتا۔ اب 1/16 جو چندہ ہے جو یہ سمجھے میری آمد میں سے 15 حصے تو میرے ہیں یہ 16 واں حصہ خدا تعالیٰ کا ہے تو آپؑ فرماتے ہیں وہ ضرور اس سے حصہ پائے گا۔" لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا"۔ یعنی ایک احمدی ہونے کے بعد پھر اگر ایسی سوچ ہوگی تو آپؑ فرماتے ہیں اس کا مال ضائع بھی ہوگا۔" یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کردے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷،۴۹۸۔ منقول از ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اردو ۔ستمبر ۱۹۰۳ء)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ان توقعات پر پورا اترتے رہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہیں۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁..................❁❁❁

نماز جنازہ حاضر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۶رمئی ۲۰۰۴ء بروز بدھ قبل از نماز ظہر مسجد بیت السبوح، فرینکفورٹ جرمنی میں عزیزم سلمان ظفر ساہی صاحب ابن مکرم ظفر احمد ساہی صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ عزیزم سلمان ظفر ساہی مورخہ ۲۳ر، ۲۴رمئی ۲۰۰۴ء کی درمیانی رات بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اپنی جماعت Dieburg میں سیکرٹری تبلیغ اور قائد مجلس کے طور پر خدمت بجالاتے رہے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

نماز جنازہ غائب:

(۱)......مکرم عبدالرحمٰن صاحب (آف آئیوری کوسٹ)

مکرم عبدالرحمٰن صاحب مورخہ ۱۸رمئی ۲۰۰۴ء کو ایک مختصر بیماری کے بعد ۲۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ دابوریجن کے گاؤں جولا میں بطور معلم سلسلہ کی خدمات بجالاتے رہے۔ اس کے علاوہ احمدیہ مدرسہ میں استاد کے طور پر بھی کچھ عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص اور اطاعت گزار، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دوسالہ بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(۲)......عزیزم شاہد احمد پرویز صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

عزیزم شاہد احمد پرویز صاحب کو وقار عمل کے دوران بجلی کا کرنٹ لگا تھا جس سے جانبر نہ ہوسکے اور مورخہ ۲۴رمئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جامعہ احمدیہ میں درجہ شاہد کے طالب علم تھے۔ آپ سعید احمد صاحب آف محمود آباد سندھ کے بیٹے اور حضرت جان محمد صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آف پھیرو چچی کے پوتے تھے۔

(۳)...... مکرمہ حکمت عباس عودے صاحبہ:

مکرمہ حکمت عباس عودے صاحبہ ربوہ میں اچانک بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم عباس عودے صاحب کی بیٹی اور مکرم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم سابق مبلغ گیمبیا و فلسطین کی اہلیہ تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۸ برس تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ شادی کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے ۱۹۵۶ء کے لگ بھگ ربوہ آکر آباد ہوئیں اور اس کے بعد پھر کبھی فلسطین نہیں گئیں۔ اور اللہ کے فضل سے ان کے منہ پر کبھی کوئی شکوہ نہیں آیا۔ ۹۳۔۱۹۹۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر لندن آئیں اور فلسطین سے ان کے عزیز آکر ایک لمبے عرصہ کے بعد ان کو ملے۔

(۴)......مکرمہ صادقہ فضل صاحبہ۔ اہلیہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب لاہور۔

آپ ۳رفروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ لجنہ ماڈل ٹاؤن کی بہت عرصہ تک صدر رہیں اور وفات کے وقت سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کر رہی تھیں۔ آپ نے اپنے میاں کے پاس ایک بیٹا اور ۸ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(۵)......مکرم ملک اعجاز احمد صاحب (منیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ)

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب مورخہ ۲۷رفروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم ملک صاحب نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والے فدائی وجود تھے۔

(۶)......مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ (بیوہ مکرم انور حسین صاحب ابڑو شہید)

مکرمہ انور سلطانہ صاحبہ مورخہ ۲۰راپریل ۲۰۰۴ء کو وفات پاگئیں۔ آپ نہایت مخلص، غریبوں کی ہمدرد اور وفا کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھیں۔ انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ۵ بیٹے اور ۴ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(۷)......مکرمہ آپا لیلیٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب شہید)

مکرمہ آپا لیلیٰ صاحبہ مورخہ ۱۹راپریل ۲۰۰۴ء کو جھنگ میں اپنی بیٹی کے پاس وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اپنے میاں کی شہادت کے بعد ایک لمبا عرصہ ربوہ میں رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انہیں بہت تعلق تھا۔ حضرت اماں جانؓ کی خدمت کی بھی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ آپ ان کے پاس بڑا لمبا عرصہ رہیں۔ بہت محبت کرنے والی، صابر و شاکر خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ❁❁❁❁❁

اخبار بدر میں کاروباری
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورۂ جرمنی کی جھلکیاں

ہر خادم کو سمجھنا چاہئے کہ میرے پیچھے جماعت احمدیہ کا چہرہ ہے۔ میری ذرا سی غلط حرکت سے احمدیت کے وقار کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مَیں نے مکمل طور پر اس جذبے کے تحت زندگی گزارنی ہے کہ میری زندگی اب میری زندگی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے مسیح کی جماعت کی زندگی ہے۔

خدام الاحمدیہ کو نمازوں کے قیام، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی، مالی قربانی، حصول تعلیم، والدین کی عزت و احترام کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب

(رپورٹ: اخلاق احمد انجم) قسط ۲

۱۹؍ مئی ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر "بیت السبوح" میں صبح ساڑھے چار بجے پڑھائی۔

۱۱ بجکر دس منٹ پر حضور انور نے دفتر تشریف لا کر پہلے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پھر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بارہ بج کر ۱۵ منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ فیملیز کے ۶۳؍ افراد سے ملاقاتیں فرمائیں۔

۴ بج کر ۲۵ منٹ پر بیت السبوح سے مقام اجتماع کے لئے روانگی ہوئی اور ۶ بج کر ۱۲ منٹ پر بادکروزناخ (Badkreuznach) میں ورود فرمایا۔ جہاں آج سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کا آغاز ہو رہا ہے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اور حضور انور نے موجود مجلس خدام الاحمدیہ کی عاملہ اور اجتماع کی انتظامیہ کو شرف مصافحہ بخشا۔

۶ بجکر ۲۰ منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے مجلس خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے مقام اجتماع کی طرف تشریف لے گئے اور اجتماع کی افتتاحی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فخر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدہ حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے ساتھ عہد دہرایا۔ تمام خدام نے بڑے وقار کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ جس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عہد کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ عہد کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام مکرم مجاہد جاوید صاحب نے پیش کیا۔

۶ بج کر ۴۵ منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے ۲۵ ویں سالانہ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ حضور انور کا خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے قیام کا بہت بڑا مقصد یہ تھا کہ خدام کے دلوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ جماعت کی ذمہ داریوں کو تم نے اٹھانا ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کرو۔ ہر خادم کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا چاہئے کہ اب جماعت کی زندگی اور بقاء میرے ساتھ وابستہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت طلحہؓ کے ہاتھ شل ہونے والے واقعہ کو بیان کر کے خدام احمدیت کو اس طرف توجہ دلائی کہ آج ہر خادم کو یہ سمجھنا چاہئے کہ میرے پیچھے جماعت احمدیہ کا چہرہ ہے میری ذرا سی غلط حرکت سے احمدیت کے وقار کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے مَیں نے مکمل طور پر اس جذبے کے تحت زندگی گزارنی ہے کہ میری زندگی اب میری زندگی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے مسیح کی جماعت کی زندگی ہے۔ مَیں نے ان سب احکامات پر عمل کرنا ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دشمن جو ہر وقت تاک میں بیٹھا ہے وہ ہماری ہر بات پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ذرا سی حرکت کو اچھالا جاتا ہے تاکہ جماعت کو بدنام کیا جائے...... اس لئے ہم سے ہر وقت ایسے فعل سرزد ہونے چاہئیں جو جماعت کی نیک نامی کا باعث بنیں نہ کہ بدنامی کا اور خاص طور پر ان یورپین ممالک میں رہنے والوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج آپ کے ہاتھ کے پیچھے جماعت کا چہرہ ہے اور اس کی حفاظت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے اس لئے ہر قول و فعل سے اس بات کو ثابت کر دیں کہ حقیقت میں آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہیں۔

پھر حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو نماز قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور آنحضرت ﷺ کی حدیث "نماز دین کا ستون ہے" کی روشنی میں فرمایا کہ اگر کوئی چھت ستون پر کھڑی ہو، ستون ہٹانے سے نیچے آ جائے گی تو ہم پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی چھت کا سایہ ہے یہ اس وقت قائم رہے گا جب تک ہم نمازیں صحیح طور پر ادا کرتے رہیں گے کیونکہ ان نمازوں نے ہی اس چھت کو سہارا دیا ہوا ہے۔

پھر حضور انور نے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر ایک اپنے اوپر یہ فرض کر لے کہ اس نے روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت ضرور کرنی ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلنا جب تک ایک دو رکوع پڑھ نہ لیں۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چند ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے مالی قربانی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے خدام کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور سو مساجد کے وعدہ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہاں کی جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد خدام پر مشتمل ہے۔ اس لئے وہ فیصلہ کریں اور سوچیں اور جماعت کو بتائیں کہ وہ ہر سال کتنی زیادہ سے زیادہ مساجد بنا سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری جو ایک احمدی نوجوان کی ہے اور اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے وہ تعلیم ہے۔ یہاں کے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ تعلیم یافتہ ہوں۔

پھر حضور انور نے والدین کی عزت اور احترام کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعہ گندی فلموں کے دیکھنے سے خدام کو منع فرمایا۔

خطاب کے بعد خدام کی طرف سے پیش کردہ خدام الاحمدیہ جرمنی کی ۲۵ سالہ تاریخ پر مشتمل ایک فیچر پروگرام بھی حضور انور نے کچھ وقت کے لئے ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد بیت السبوح کے لئے واپسی ہوئی جہاں ۹ بج کر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے ۱۶ فیملیز کے ۷۱؍ افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

۱۰ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

❁❁❁❁

۲۰؍ مئی ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں صبح ساڑھے چار بجے پڑھائی۔

۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور دوپہر ایک بج کر ۱۵ منٹ تک ۴۸ فیملیز کے ۲۲۲ افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

ایک بج کر ۵۰ منٹ پر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ شام ۵ بجے دوبارہ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہوا جو ۹ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران حضور انور نے ۶۲ فیملیز کے ۲۸۷؍ افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

۹ بج کر ۳۵ منٹ پر نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور اس کے ساتھ ہی دن کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

❁❁❁❁

۲۱؍ مئی ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں صبح ساڑھے چار بجے پڑھائی۔

۱۲ بج کر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ساڑھے بارہ بجے خدام الاحمدیہ جرمنی کے مقام اجتماع کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بج کر ۳۰ منٹ پر بادکروزناخ ورود فرمایا جہاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ گیسٹ ہاؤس میں تھوڑی دیر قیام کے بعد حضور انور نماز جمعہ کے لئے مقام اجتماع کی طرف تشریف لے گئے۔

۲ بج کر پانچ منٹ پر خطبہ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے آیت استخلاف کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافت کے قیام کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کی شرائط بھی عائد کی ہیں کہ اگر ان باتوں پر قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی۔ آپ نے خلافت راشدہ کے خلاف اٹھنے والے فتنوں، خلافت راشدہ کے اختتام اور ملوکیت کے دور کی طرف بھی اشارہ فرمایا اور بتایا کہ یہ سب کچھ اس آیت استخلاف میں بیان کیا گیا ہے۔

آپ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعودؑ کی آمد سے خلافت کا سلسلہ شروع ہونا تھا جو دائمی رہنا ہے۔ اس کے لئے آپ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ والی حدیث پیش فرمائی۔

آپ نے فرمایا: ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس دور میں اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور اس دائمی خلافت کے عینی شاہد بلکہ اس کے ماننے والوں میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فیض پانے والے بن گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا: مسیح موعودؑ کی خلافت عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ اس کے لئے آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے چند حوالے پیش فرمائے۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ کے چارادوار کا ذکر بڑی تفصیل سے فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اٹھنے والے فتنوں کو اپنے فضل سے دبا دیا اور ہر دورِ خلافت میں جماعت کو اپنے فضل سے سخت حالت سے اس طرح نکالا کہ دنیا نے دیکھا کہ دشمن ذلیل وخوار ہو گئے اور جماعت نئی شان کے ساتھ قدم آگے بڑھاتی چلی گئی۔

آپ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خلافت میں ہونے والی ترقیات کا ذکر فرمایا اور آپ کے ارشادات بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ خلافت ثالثہ میں اندرونی اور بیرونی دشمن تیز ہوا لیکن خدا تعالیٰ نے پہلے سے بڑھ کر ترقیات کے دروازے کھولے۔ ملکوں میں ترقی ہوئی، افریقہ میں بھی اور یورپ میں بھی۔

آپ نے خلافت رابعہ میں اٹھنے والے فتنے کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے سلوک کی جھلکیاں خلافت رابعہ کی ہجرت میں ہم نے دیکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دشمن نے چاہا کہ ایک ملک میں آواز کو دبا دیا جائے خدا نے MTA کے ذریعہ تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی۔ ہر شہر، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔

آپ نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظاروں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح بچوں نے، نوجوانوں نے، مردوں نے اور عورتوں نے اپنے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ خطبہ کے آخر پر آپ نے فرمایا کہ:

"یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پہ ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا، کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدہ کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنے رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے اور نوازتا رہے گا جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے۔

پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے ٹھوکر نہ کھا جائے۔ پس دعائیں کرتے ہوئے، اس کی طرف جھکتے ہوئے، اس کا فضل مانگتے رہیں۔ اس مضبوط کڑے پر ہاتھ ڈالے رکھیں کوئی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے"۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے گیسٹ ہاؤس میں تھوڑی دیر کے لئے قیام فرمایا اور چار بجے کھیلوں کے میدان میں تشریف لے گئے جہاں پہلے والی بال کی ٹیموں کا تعارف اور تصاویر ہوئیں۔ آفن باخ اور ڈامسٹڈ کی ٹیموں نے اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ حضور انور نے کچھ وقت کے لئے کھیل دیکھی۔ اس کے بعد فٹ بال کی گراؤنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور فائنل میچ کھیلنے والی فرینکفورٹ اور مائن فرانکن کی ٹیموں کو شرف مصافحہ بخشا اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصاویر بنانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس کے بعد باسکٹ بال کی ٹیموں کی طرف تشریف لے گئے اور ٹیموں کا تعارف ہوا۔ یہ ٹیمیں آفن باخ اور گراس گیراؤ ریجنز سے تھیں۔ تمام کھلاڑیوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باسکٹ بال کا میچ بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور گیم کے بارہ میں انتظامیہ سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور اطفال کی کبڈی ٹیموں کی طرف تشریف لے گئے۔ ہمبرگ اور بادن وورٹن برگ کی ان ٹیموں نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور اطفال کی دلجوئی کے لئے کافی دیر یہاں رونق افروز رہے اور ہمبرگ کے اطفال کی جیتنے والی ٹیم کو اپنی طرف سے نقدی کی صورت میں انعام سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اطفال کی روک دوڑ کا مقابلہ بھی بڑی دلچسپی سے دیکھا اور پھر ہمبرگ اور بادن وورٹن برگ کی خدام کی کبڈی ٹیموں کا میچ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں حضور انور میچ کے اختتام تک تشریف فرما رہے۔ دونوں ٹیموں نے بڑی اچھی کھیل کا مظاہرہ کیا تاہم ہمبرگ کی ٹیم نے یہ میچ جیت لیا۔

کبڈی کے میچ کے وقفہ میں کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ کبڈی کے میچ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر قیام کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے باہر تشریف لائے۔ پنڈال کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں پہلے لنگر خانہ کی ٹیم کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر ہوئیں اور پھر کھانے کی مارکی کا معائنہ فرمایا اور منتظمین کو صفائی کے متعلق ہدایات دیں۔ حضور انور نے مہتممین سے تعارف حاصل کرتے ہوئے ان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ان کو ضروری ہدایات دیں اور قائدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہدایات آپ سب کے لئے بھی ہیں۔ ان کی روشنی میں واپس مجالس میں جا کر کام کریں۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر انعامات تقسیم فرمائے اور ۸ بج کر ۱۵ منٹ پر اختتامی دعا کروائی اور پنڈال میں موجود خدام اور احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی مجلس عاملہ نے میرے خطاب کے بعد سو مساجد کی سکیم کے لئے ایک ملین یورو کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں آپ سب لوگ ان کی مدد کریں۔ اس کے بعد امیر صاحب نے مختصر خطاب کیا اور کہا کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے ہر حکم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور ہر قدم میں ان کے ساتھ ہیں۔ ۳۰۔۸ بجے بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر حضور انور بیت السبوح میں نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

❀❀❀❀

۲۲ رمئی ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں صبح ساڑھے چار بجے پڑھائی۔

دس بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر میں تشرف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

دس بج کر تیس منٹ پر فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ ۴۸ فیملیز کے ۲۱۸ افراد نے اپنے امام سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ایک بج کر ۴۵ منٹ پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

شام ۵ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور دوبارہ اپنے دفتر تشرف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ ۶۶ فیملیز کے ۲۸۲ افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں جس کے ساتھ ہی آج کے دن کی معروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

معاصرین کی آراء

پاکستان کدھر جا رہا ہے

مملکت خداداد پاکستان اپنے آغاز سے ہی عتاب الٰہی کی گرفت میں ہے ابتداء میں پاکستان سیاسی زلزلوں کی گرفت میں رہا ملک کے پہلے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خاں کو دن دہاڑے بھرے جلسہ میں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا، پاکستان کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح اپنے گلشن کی ایک بہار بھی نہ دیکھ سکے، جناح اور لیاقت علی خاں کے بعد پاکستان میں قیادت کا قحط ہو گیا وزارت عظمیٰ کی کرسی پر نہ جانے کتنے لوگ بیٹھے اور پھر اُتار دیئے گئے جمہوریت نے دم توڑ دیا "مارشل لا" کا راج ہوا جنرل محمد ایوب خاں سے لیکر جنرل پرویز مشرف تک کئی فوجی انقلاب آئے اسی عرصے میں کبھی کبھی جمہوریت کا بھی جزوی عمل دخل رہا مگر یہ عمل اس قدر کمزور تھا کہ ایک نسبتاً کمزور صدر غلام اسحٰق خاں نے اپنے مختصر سے دور اقتدار میں تین منتخب جمہوری حکومتوں کو معزول کیا۔

پاکستان کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ وہاں حکومت کرنے والوں نے ترقیاتی پروگرام سے کہیں زیادہ لڑاؤ حکومت کرو کی پالیسی پر عمل کیا اور ایک پاکستانی قوم کو متعدد قومیتوں میں تقسیم کر دیا، مذہبی علاقائی اور لسانی قوتیں وجود میں آئیں اور ان کی بنیاد پر آپس میں ٹکراؤ کا سلسلہ شروع ہو گیا جو آج تک جاری ہے۔ کچھ عرصے سے پاکستان میں مسلکی تشدد نے پھر زور پکڑا ہے اور اس وقت اس ٹکراؤ نے خطرناک موڑ اختیار کر لیا ہے کچھ چند ہفتوں میں پاکستان کے مختلف شہروں میں شیعہ فرقے کی مساجد پر کئی حملے ہوئے اور کافی لوگ ہلاک ہوئے۔ بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ کی ایک مسجد پر حملہ کر کے انتہا پسندوں نے چوالیس نمازیوں کو ہلاک اور ایک سو پچیس کو مجروح کر دیا تھا، اب تازہ حملہ کراچی کی ایک شیعہ مسجد پر کیا گیا جس میں ۱۳ نمازی شہید ہوئے، یہ حملہ اس قتل کا ردعمل بتایا جاتا ہے جو چند روز پیشتر ایک سنی عالم دین کو سرراہ گولیاں چلا کر گیا تھا....

مسجدیں چاہے جس مسلک کے مسلمانوں نے بنائی ہوں، انہیں اللہ کے گھر کی حیثیت حاصل ہے، انتہائی افسوس اور شرم کی بات ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوں وہ مسجدوں میں گھس کر نمازیوں پر آگ برسائیں یا مسجدوں میں جانے والوں اور مسجدوں سے آنے والوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیں، کیا اسلام نے یہی تعلیم دی ہے؟ مسجدوں پر اور نمازیوں پر حملہ کرنے والے چاہے بظاہر سنی ہوں یا شیعہ ہرگز ہرگز مسلمان کہے جانے کے لائق نہیں ہیں، اسلام نے کہا ہے کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور یہ اسلام کے نام نہاد نام لیوا اللہ کے گھروں میں انسانوں کو قتل کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے! حکومت پاکستان نے شیعہ مساجد کی حفاظت کیلئے حفاظتی عملوں کی خدمات حاصل کی ہیں ان سے یہ تو ممکن ہے کہ حملوں اور ہلاکتوں میں کچھ کمی آئے مگر یہ مسئلے کا مستقل حل نہیں ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ نفرت کی یہ دیوار مسمار کرنے کیلئے حکومت اور تمام فرق اسلامی کے نمائندے سر جوڑ کر بیٹھیں اور ان ساری تفریقوں کو ختم کرنے کیلئے کوئی جامع منصوبہ بنائیں تا کہ آئندہ مسلکی، لسانی اور علاقائی تفریق کی بناء پر کوئی فساد برپا نہ ہو۔ اگر حکومت نے اس جنون پر قابو پانے کی مخلصانہ کوشش نہیں کی تو پاکستان کے مستقبل کا خدا ہی حافظ ہوگا۔☆ (روزنامہ "آزاد ہند" کلکتہ ۲ جون ۲۰۰۴)

بانسرہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۰۴-۲-۲۹ کو جماعت احمدیہ بانسرہ (بنگال) نے مکرم یونس صاحب کے گھر میں ایک سیرت النبی جلسہ منعقد کیا۔ مکرم روشن علی صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد دو ناصرات اور ایک خادم نے نظم پیش کی۔ اُس کے بعد مکرم حاجی انصار صاحب معلم مکرم یونس صاحب مکرم شیخ طاہر صاحب اور مکرم عبدالرشید صاحب معلم، جناب امان اللہ صاحب نے خاتم النبیین کے موضوع پر اور خاکسار نے "عشق حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے جلسہ میں شرکت کی۔ (ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر بنگال)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

دین اسلام میں جبر کی کوئی گنجائش نہیں

(نذیر احمد خادم، بہاولنگر پاکستان حال مقیم فلیڈن جرمنی)

دین اسلام جبر و تشدد سے نہیں بلکہ اپنی حسین تعلیم سے پھیلا ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ مورخہ ۲۰؍جون ۲۰۰۳ء کے خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آزادی ضمیر، حریتِ فکر اور مذہبی آزادی کی علمبردار قرآن حکیم کی عظیم الشان آیت لا اکراہ فی الدین (یعنی دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں) کو بنیاد بناتے ہوئے رسول کریم ﷺ کی پاک عملی زندگی اور اسوۂ حسنہ کے حوالہ سے دو اور دو چار کی طرح ثابت کیا کہ اشاعت اسلام کا جبر و تشدد سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے ہمیشہ نرمی، محبت و اخلاق، صبر و تحمل، عمدہ نمونہ اور پرحکمت و پراثر دلائل سے کام لے کر اسلام کی اشاعت کی۔ آج دنیا میں چاروں طرف قتل و غارت، ظلم و بربریت اور تشدد کا بازار گرم ہے۔ ہر کوئی اپنے نظریات و خیالات کو بندوق کی نالی اور بموں کے حملوں سے پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آج ہمیشہ سے بڑھ کر اسلام کی امن و آشتی کی تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وقت کے اس اہم تقاضا کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی احباب کو اسلام کی حسین تعلیم کو عام کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار یہ چند سطور سپردِ قلم کر رہا ہے۔

مقام غور ہے کہ آخر جبر و اکراہ سے کونسا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ظلم و جبر یا سختی اور تشدد کا راستہ اپنا کر کسی گروہ یا انسان کی گردن تو وقتی طور پر جھکائی جا سکتی ہے، اس کی کھوپڑی تو توڑی جا سکتی ہے مگر اس کا خیال نہیں بدلا جا سکتا، اس کی سوچ تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ ڈانٹ ڈپٹ اور مار دھاڑ سے دلوں میں نفرت تو بھری جا سکتی ہے، محبت پیدا نہیں کی جا سکتی۔ جہاں تک اسلام کے نام لیواؤں اور متوالوں کی طرف سے جبر اور دھمکی آمیز بیانات کا تعلق ہے وہ خدارا یہ تو سوچیں کہ اسلام دینِ فطرت ہے اسلام کی ساری تعلیم سراسر رحمت اور انسانی فطرت کو اپیل کرنے والی ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ہر حکم، ہر عمل اور آپ ﷺ کی ہر ادا تو ہمیشہ دلوں کو فتح کرنے والی تھی۔ خدا کے پیارے رسول ﷺ کا کوئی حکم اور کوئی تعلیم نہ تو انسانی طاقت سے بالا ہوتی اور نہ ہی دلوں میں نفرت و کدورت پیدا کرنے کا موجب بنتی۔ حضور اکرم ﷺ کا تو اپنا یہ مشہور و معروف ارشاد گرامی ہے کہ ’’دل ایسے بنائے گئے ہیں کہ جو ان سے محبت کرے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور جو نفرت کرے اس سے بیزار ہوتے ہیں‘‘ پھر حیرت ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کے مقدس دامن سے وابستہ ہونے والا کوئی خوش نصیب کس طرح یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ آپؐ کے دامنِ رحمت سے چمٹا بھی رہے اور نفرتوں کے بیج بھی بوتا چلا جائے کانٹے بو کر تو پھول نہیں چنے جا سکتے، نفرتوں کے کھیت کاشت کر کے محبتوں کی فصلیں تو نہیں کاٹی جا سکتیں۔ رحمت دو عالم ﷺ کے جاں نثاروں کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہمارے قول و فعل کے اس تضاد سے آقائے نامدار ﷺ کی مبارک روح خدا کے حضور بے اختیار درد سے مضطرب ہو کر یہ نہ پکار اٹھے کہ یٰـرب انّ قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا

قرآن کریم کے ماننے والوں اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والوں کو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا طرز عمل زیب نہیں دیتا۔ ذرا سینہ پر ہاتھ رکھ کر قرآن کریم کی اس چشم کشا آیت کا مطالعہ کریں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

’’اُس کی قوم کے اُن سرداروں نے جنہوں نے استکبار کیا تھا کہا کہ اے شعیب ہم ضرور تجھے اس بستی سے نکال دیں گے اور اُن لوگوں کو بھی جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ یا تم لازماً ہماری ملت میں واپس آ جاؤ گے۔ اُس نے کہا اولو کُنّا کٰرِھین ’’کیا اس صورت میں بھی کہ ہم سخت کراہت کر رہے ہوں؟‘‘ (اعراف:۸۹)

یہاں ملک سے نکال باہر کرنے کی ویسی ہی دھمکی کا ذکر ہے جو آج پاکستان میں مسلسل لمبے عرصے سے احمدیوں کو دی جا رہی ہے اور اس دھمکی کے جواب میں حضرت شعیب علیہ السلام کا یہ جواب کہ اگر تمہارا یعنی مخالفین شعیبؑ اور کفار کا دین ہمیں پسند نہ ہو اور ہمارے دل میں اس کی صداقت نے گھر نہ کیا ہو بلکہ ہمارے دل اُس سے بیزار ہوں اور کراہت محسوس کر رہے ہوں تو کیونکر ہم اُس دین کو قبول کر لیں اور ایسی قبولیت کا تمہیں کیا فائدہ ہوگا اور ہماری روحانیت کو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس عبرت انگیز واقعہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے آج کے دین کے نام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے والے، مردوں، عورتوں اور بچوں کو تہہ تیغ بے دریغ کرنے والے خدا کے خوف سے کام لیں اور سوچیں کہ اگر بندوق کی نالی اور بموں سے ڈرا کر لاکھوں کروڑوں لوگوں کو دائرۂ اسلام میں داخل کر بھی لیا جائے اور اُن کا دل مسلمان نہ ہو اُس کا ضمیر مطمئن نہ ہو اور انہیں اسلام اور اہل اسلام سے محبت نہ ہو اور وہ خلوص نیت اور صدقِ دل سے اسلامی اخوت کے رشتے سے منسلک نہ ہوں تو اس جبر و بربریت کا کیا فائدہ ہوا؟ وہ اسلام کی حسین تعلیم سے بے خبر ہیں، اسلام اور ایمان کی حلاوت اور شیرینی کا کوئی مزا اُن کے دلوں نے نہیں چکھا، دینِ حق کے حُسن اور احسان نے انہیں اپنا گرویدہ نہیں بنایا وہ دل سے مخلص اور جاں نثار مسلمان نہیں بنے تو کیا ایسے بالجبر بنائے گئے مسلمان واقعی اسلام کیلئے تقویت کا باعث ہوں گے یا اس کے برعکس وہ منافقوں کا ایک جم غفیر ہوگا جن کے سر سے جونہی خطرہ ٹلے گا اور جونہی کوئی موقع اُن کے ہاتھ لگے گا وہ زخمی سانپ بن کر جمعیت اسلام کے حصار پر غیظ و غضب سے حملہ آور ہو کر اُسے ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے۔

ہر سچے مسلمان کو ہمیشہ یہ امر ذہن نشین رہنا چاہئے کہ پُرحکمت دلائل محبت اور خدمت کی راہوں کو چھوڑ کر محض ظلم و جبر سے گردنوں کو جھکانے اور جسموں کو تابع فرمان بنانے کا سراسر نقصان اور خسران تو پلے پڑ سکتا ہے کوئی فائدہ ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بھی تو غور فرمائیے کہ جہاں جہاں آج دنیا میں مسلمان اقلیت میں ہیں کیا آپ وہاں کے غیر مسلم حکمرانوں اور غیر مسلم اکثریت کو یہ حق دینے کو تیار ہیں کہ وہ بھی اپنے ہاں بسنے والے مسلمانوں کو جبر و تشدد کا نشانہ بنا کر غیر مسلم بنا لیں؟ اگر نہیں تو پھر آپ کو اپنے طرز عمل کا جائزہ لینا ہوگا اُس پر نظر ثانی کرنا ہوگی اور دنیا کو فتنہ و فساد کی آگ میں جھونکنے والے اور امن عالم کو غارت کرنے والے اپنے اس عقیدہ اور حکمتِ عملی کو ہمیشہ کیلئے خیر باد کہنا ہوگا اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو ایسا کرنے سے امنِ عالم کی ضمانت ملے گی اور آپ یقیناً نبی رحمت ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے والے اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے قرار پائیں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نرمی جس چیز میں پائی جائے اُسے حسین بنا دیتی ہے اس چیز کو زینت مل جاتی ہے اور سختی جس چیز میں پائی جائے اُسے بدزیب کر دیتی ہے اُسے بدصورت بنا دیتی ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی ہے کہ قُولُوا لِلنّاسِ حُسنًا کہ لوگوں سے حسین انداز میں گفتگو کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو انبیاء حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ کو پیغام حق پہنچانے کیلئے فرعون کے دربار میں بھیجا تو خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی کہ فَقُولا لَہٗ قَولًا لَیِّنًا لَعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْیَخشٰی (طٰہٰ:۴۵) کہ اُس سے نرم انداز میں بات کرنا تا کہ وہ نصیحت حاصل کرے اور ڈر جائے۔ آج بھی نرم زبان کا جادو جگانے کی ضرورت ہے اور یہی وقت کا تقاضا ہے۔ ہمارے رب نے اپنے کلام میں بار بار ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے وہ فرماتا ہے اُدعُ اِلٰی سبیل ربّک بالحِکمۃِ والمَوعظۃِ الحسنۃ وجادِلھم بالّتی ھی اَحسَنُ (النحل:۱۲۶) کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور ایسی دلیل کے ساتھ بحث کرو جو بہترین ہو۔ پھر فرمایا:

فاصفح الصَّفح الجمیل (الحجر:۸۶)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ’’بہت عمدہ طریق پر درگزر کر‘‘ اب دیکھئے حضور ﷺ کو فریضہ حق کی بجا آوری میں قدم قدم پر عفو و درگزر اور پرحکمت اور نرم انداز اپنانے کی تلقین فرمائی جا رہی ہے جبر کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ خدا کے اُس پیارے رسولؐ نے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمودہ رحمت اللعالمین کے خطاب رحمت کے ایسے جلوے دکھائے کہ قدم قدم پر اور ہر ہر سانس کے ساتھ دکھ پا کر دعائیں دیتے رہے اور ظلم اور جفائیں جھیل کر صبر و ثبات سے کام لیتے رہے۔ ذرا تصور تو کیجئے آپؐ کی شانِ رحمت کا کہ مکہ فتح ہوتا ہے آپ ﷺ سیاہ و سفید کے مالک ہیں آپ کو کامل اقتدار و اختیار مل چکا ہے آپؐ کے تمام جانی دشمن آپؐ کے رحم و کرم پر ہیں حضور ﷺ کے رحمت کے سمندر کی موجیں اپنے خونی دشمنوں کے بے پناہ مظالم کے حد درجہ رنج و الم کے صدموں کو فراموش کرتے ہوئے ان سب کو یک قلم معاف کر دیتی ہیں اور چشمِ فلک حیرت سے دنیا میں رونما ہونے والے عفو و درگذر کے اس عدیم المثال نظارے کو دیکھ رہی ہے۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

فتح مکہ کا یہ تاریخ عالم میں منفرد واقعہ آپؐ کے نام لیواؤں کیلئے رہتی دنیا تک مشعلِ راہ اور چراغ ہدایت ہے۔

شروع سے آخر تک آنحضور ﷺ پر نازل ہونے والے خدا کے کلام قرآن حکیم کا مطالعہ کر جایئے دینِ حق کی تبلیغ اور اُس کی اشاعت و ترویج کیلئے جبر کی تلقین کہیں نہ ملے گی اس کے برعکس جبر کی نفی کرنے والی اور نرمی، حکمت اور دلائل سے کام لینے کی تاکید کرنے والی آیات جگہ جگہ ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل آیات قرآنی ملاحظہ کیجئے:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ علینا لَلھُدٰی (سورۃ اللیل:۱۳) کہ ہدایت دینا خدا کا کام ہے۔ زبردستی بندوں کے دلوں میں ہدایت داخل نہیں کی جا سکتی۔ اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنّکَ لا تھدی من اَحببتَ ولٰکنّ اللّٰہ

باقی صفحہ (۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حضرت بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

۱۹۴۷ء میں ۱۶ر نومبر کو آخری کنوائے چلے جانے کے بعد قادیان میں اپنے سروں کا نذرانہ لئے ہوئے جو ۳۱۳ افراد مقامات مقدسہ کی آبادی کیلئے ٹھہر گئے تھے ان میں گیارہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے بعد ازاں ۴۸ء میں ماہ جنوری، مارچ اور مئی میں آنے والے تین قافلوں میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مزید چودہ صحابہ کو بھی قادیان بھجوا دیا تھا کہ تا درویشان ان مقدس وجودوں سے بھرپور استفادہ کر سکیں ان میں خاص کر تین صحابہ ایسے تھے جو نہایت ابتدائی صحابہ کے زمرہ میں سے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں اپنے تین سو تیرہ صحابہ میں شمار کیا تھا۔ اس طرح صحابہ کی تعداد ۲۵ ہوگئی تھی۔ ابتدائی چند ماہ جو محصوریت کا نہایت سخت دور تھا کو چھوڑ کر درویشان نے صحابہ کے نورانی وجودوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا مسجد مبارک میں فجر کی نماز کے بعد صحابہ سے ان کی زبانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے حالات اور روایات سننے کا پروگرام کئی سالوں تک جاری رہا۔ اس پروگرام کی ابتداء مکرم حضرت منشی محمد الدین صاحب واصل باقی رضی اللہ عنہ نے کی اور کئی مہینوں تک آپ حالات اور روایات سناتے رہے۔ صحابہ میں سے سب سے پہلے مکرم حضرت منشی محمد الدین صاحب واصل باقی رضی اللہ عنہ یکے از ۳۱۳ صحابہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان کو داغ مفارقت دیکر اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جا بسے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ آپ کے حالات قبل ازیں اخبار بدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں درویشان میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی کا ذکر خیر کرنا مقصود ہے۔ اور وہ ہیں حضرت مولوی الٰہ دین صاحبؓ آپ کے والد بھی صحابی تھے آپ کے والد حضرت احمد دین صاحب نیار یا حضرت حکیم احمدین صاحب کی تبلیغ سے ۱۸۹۷ء میں احمدی ہوئے تھے اس وقت تک آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا کی برکت سے ۱۹۰۰ء میں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اس کا نام الٰہ دین رکھا گیا۔ نیز مکرم حضرت احمدین صاحب نیار یا نے اپنا آبائی کام نیارے کا چھوڑ دیا کہ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود کی غلامی میں آ گیا ہوں اب میں کوڑے اور نالیوں کی گندگی سے رزق تلاش نہیں کرونگا بلکہ باعزت طریق سے روزی کماؤں گا آپ نے نیاریئے کا کام چھوڑ کر خیاری کا سامان پھیری لگا کر بیچنے کا دھندہ شروع کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے برکت دی آسودگی سے گزارا ہونے لگا۔

مولوی الٰہ دین صاحب (چونکہ آپ ہوش سنبھالتے ہی نماز روزہ اور عبادات میں باقاعدہ اور اپنا زیادہ وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے اس وجہ سے انہیں مولوی الٰہ دین کہہ کر پکارا جاتا تھا) کی تعلیم مڈل تک شاہدرہ میں ہوئی اس سے آگے انہیں تعلیم دلائی ہی نہیں گئی قرآن کریم مع ترجمہ پڑھا اور چند دینی کتب پڑھنے کے بعد آپ کے والد صاحب نے انہیں درزی کا کام سیکھنے کیلئے ایک تجربہ کار خیاط کے پاس لگا دیا جہاں آپ نے تین سال تک شاگردی کر کے اس کام میں مہارت حاصل کر لی۔ درزی کا کام سیکھ لینے کے بعد آپ کی شادی اپنی برادری میں ہی ایک خاتون رابعہ بیگم سے کر دی گئی اور آپ کو (میاں بیوی کو) شاہدرہ میں چھوڑ کر آپ کے والد صاحب بقیہ زندگی گزارنے کیلئے ہجرت کر کے آ گئے۔ یہاں محلہ دارالفتوح میں اپنا مکان بنا لیا اور باقی زندگی قادیان میں ہی گزاری۔

مولوی الٰہ دین صاحب شاہدرہ موڑ پر درزی کا کام ایک دوکان میں کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ صبح ناشتہ کر کے اپنی سلائی کی مشین کندھے پر رکھ کر شاہدرہ موڑ جاتے اور مغرب سے تھوڑی دیر قبل دوکان بند کر کے مشین اور باقی بچے ہوئے کپڑے کندھے پر اٹھا کر گھر آ جاتے۔ یاد رہے کہ شاہدرہ ٹاؤن اور شاہدرہ موڑ کا درمیانی فاصلہ دو کلومیٹر ہے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت مسجد احمدیہ شاہدرہ میں۔ اور فجر کی نماز بھی اور درس بھی شاہدرہ میں مسجد احمدیہ میں ہی ادا کرتے۔ جب کبھی حضرت حکیم صاحب کسی وجہ سے مسجد میں نہ آتے تو مسجد میں امامت اور درس بھی مولوی الٰہ دین صاحب کے ذمہ ہوتا ۱۹۴۱ء کی بات ہے۔ ایک روز دوپہر کو مولوی الٰہ دین صاحب بھاگتے ہوئے آئے یہ مئی کا آخری عشرہ تھا اور ظہر کی نماز میں یہ خوشخبری سنائی کہ آج بارہ دری میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب چند خدام کے ساتھ دریائے راوی پر پکنک منانے آئے ہوئے ہیں۔ پھر کیا تھا جماعت احمدیہ شاہدرہ کا ہر ایک رکن جو بھی اس کو میسر آیا لے کر دریا کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔

بارہ دری دریائے راوی میں پل کے پاس ایک جزیرہ کی طرح کا مقام ہے۔ جہاں نہایت خوبصورت درخت پودے اور گھاس ہے۔ بارہ دری بھی پرانی بادشاہوں کے وقت سے بنی ہوئی موجود ہے۔ اب بھی ہے۔ حضرت حکیم احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ ۳۸ء میں وفات پا چکے تھے۔ حضرت حکیم مختار احمد صاحبؓ اس وقت شاہدرہ جماعت کے صدر جماعت تھے۔ انہوں نے اپنی کھجوروں سے تازہ پکی ہوئی کھجوریں اتروائیں اور وہ بھی بارہ دری جانے کیلئے روانہ ہوئے خاکسار بدرالدین عامل بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو جب اطلاع ہوئی کہ جماعت احمدیہ شاہدرہ ملاقات کیلئے آئی ہے تو آپ بڑے خوش ہوئے اور نہایت خندہ پیشانی سے سب احباب سے ملے اور ان کے تحائف قبول کئے اور وہاں کھانا تیار تھا سب کو کھانے میں بھی شریک کیا اور مغرب کی نماز بارہ دری میں باجماعت ادا کر کے سب واپس آئے بڑا ہی پرلطف روحانی پروگرام تھا خدام نے تلاوت اور نظمیں سنائیں اور بعض اطفال نے چھوٹی چھوٹی تقاریر بھی کیں۔ کشتیوں پر سیر بھی ہوئی۔ بارہ دری میں کرایہ پر کشتیاں مل جاتی ہیں۔

مولوی الٰہ دین صاحب کم و بیش ۲۰ سال تک شاہدرہ موڑ پر درزی کا کام کرتے رہے۔ ایک موقعہ پر ایک بدبخت نے آپ کو گلا گھونٹ کر مار دینے کی کوشش کی چند شریف طبع لوگ جو وہاں موجود تھے نے آپ کی جان بچائی اس واقعہ کا علم ہونے پر حضرت حکیم مختار احمد صاحبؓ نے آپ کو شاہدرہ ٹاؤن میں رہ کر کام کرنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ شاہدرہ ٹاؤن میں ہمارے خاندان کا اتنا اثر و رسوخ ہے کہ یہاں کوئی کسی احمدی پر اس طرح حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس پر مولوی الٰہ دین صاحب نے شاہدرہ ٹاؤن میں ہی کام کرنا شروع کر دیا۔

یہ ذکر اوپر گزر چکا ہے کہ مولوی الٰہ دین صاحب کے والد صاحب نے ۱۸۹۷ء میں بیعت کی تھی۔ اور مولوی الٰہ دین صاحب کی پیدائش دسمبر ۱۹۰۰ء میں ہوئی تھی۔ مولوی صاحب نے چھ سات سال کی عمر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی تھی آپ کے والد صاحب جو کہ خود بھی صحابی تھے اور والدہ بھی صحابیہ تھیں ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان آتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب یہ گود میں تھے تب بھی ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بچے کو پیش کر کے عرض کرتے تھے کہ حضور یہ ایک ہی ہمارا بچہ ہے اور یہ پیدائشی احمدی ہے۔ حضرت اقدس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تھے۔ جب یہ سات سال کا ہوا تو ہم نے اس کو سمجھایا کہ حضور کی خدمت میں جب ہم ملاقات کیلئے جائیں گے۔ تو تم بھی حضرت صاحب کی خدمت میں السلام علیکم کہنا۔ جب ہم ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان آئے تو مولوی الٰہ دین صاحب نے جس طرح ہم نے سمجھایا تھا حضرت صاحب کی خدمت میں السلام علیکم کہا اور حضور نے پھر آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ مکرم مولوی الٰہ دین صاحب کو بھی صرف اتنی ہی بات یاد تھی۔

مکرم حضرت بھائی مولوی الٰہ دین صاحب کا بھی ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام نورالدین ہے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہے۔ ان کے آگے کئی بچے لڑکیاں اور لڑکے موجود ہیں۔ اپنے بیٹے کی شادی اور دیگر گھریلو مصروفیات سے فارغ ہو کر آپ ۱۱ر مئی ۱۹۴۸ء کو قادیان آنے والے قافلہ میں قادیان آ کر درویشوں میں شامل ہو گئے۔ اور یہاں بھی آپ نے پوری درویشی دور نہایت صبر و قناعت سے گزارا۔ آپ کی اہلیہ بھی متعدد مرتبہ قادیان آ کر کئی کئی ماہ تک قیام کر کے جاتی رہی ہیں۔ اور آپ خود بھی ویزا پر پاکستان جا کر بچوں سے مل آتے رہے ہیں۔ قادیان میں بھی مسجد مبارک میں امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی عدم موجودگی میں مسجد مبارک میں نمازیں پڑھانے میں آپ امامت کرتے رہے ہیں۔

۱۹۷۰ء میں ہی انڈو پاک کی فضاء پر جنگ کے بادل منڈلانے شروع ہو گئے تھے۔ جو ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش کی آزادی پر ختم ہوئے اور اس مرتبہ دونوں ملکوں میں آمد و رفت کی سہولتیں بحال ہونے میں قریبا آٹھ سال لگ گئے۔ ۱۹۷۸ء میں قادیان سے اچھا بڑا قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ پر گیا تھا۔ اس قافلہ میں حضرت مولوی الٰہ دین صاحب بھی تھے۔ قافلہ کو دارالضیافت میں ٹھہرایا گیا تھا۔ میں خود اپنے ہم زلف کے ہاں محلہ دارالرحمت وسطی میں قیام پذیر تھا۔ جب میں اپنی قیامگاہ پر پہنچا تو اندر داخل ہوتے ہی ایک نسوانی آواز نے مجھے مخاطب کیا بھائی جی السلام علیکم میں نے آواز پہچانی یہ آواز حضرت مولوی الٰہ دین صاحبؓ کی اہلیہ صاحبہ کی تھی۔ میں اسی وقت واپس دارالضیافت کی طرف لوٹا۔ جب میں دارالضیافت کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو رہا تھا اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جو اس وقت نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ تھے گیٹ سے باہر نکل رہے تھے مجھے دیکھتے ہی پوچھا کہ آپ اب پھر کس لئے آئے ہیں میں نے عرض کیا کہ ایک مشکل آن پڑی ہے اس کا کوئی حل تلاش کرنے آیا

ہوں آپ نے فرمایا مجھے بتائیں میں نے بتایا کہ قادیان سے آنے والے درویشان میں ایک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آٹھ سال کے بعد آئے ہیں ان کا قیام دیگر درویشان کے ساتھ دارالضیافت کے ہال کمرہ میں ہے۔ان کی اہلیہ جو انہیں ملنے کیلئے آئیں ہیں وہ میری قیام گاہ محلہ دارالرحمت وسطی میں بیٹھی ہیں۔ میں ابھی ابھی وہاں گیا تو یہ معلوم ہوا اور میں فوراً واپس آیا ہوں کہ ان بزرگوں کیلئے کوئی انتظام ہو سکے تو کروں آپ نے سن کر فرمایا یہ تو بڑا اہم معاملہ ہے۔ پھر کچھ دیر گہری سوچ میں خاموش رہ کر پھر گویا ہوئے کہ آپ ایک بار پھر جائیں اور ان کی اہلیہ صاحب کو ساتھ لیکر دارالضیافت سے حضرت مولوی الہٰ دین صاحب کو بھی ساتھ لیکر میرے مکان پر آئیں۔ میں جا کر انتظام کرتا ہوں میں واپس گیا اور حضرت مولوی الہٰ دین صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو ساتھ لیا ان کا سامان بھی اٹھایا اور دارالضیافت پہنچ کر حضرت مولوی الہٰ دین صاحب کو اٹھایا ان کا بستر اور سامان ساتھ لیا۔ دو اور درویش بھائی بھی میرے ساتھ ہو گئے ہم تینوں ان دونوں بزرگوں کا سامان لئے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (بعدازاں خلیفۃ المسیح الرابع) کی کوٹھی پر حاضر ہوئے اندر جا کر معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے سٹور سے سارا سامان نکال کر باہر رکھ دیا ہے اور سٹور خالی کر دیا ہے آپ خود بہ نفسِ نفیس یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر رہے تھے۔ ہمیں حاضر پا کر فرمایا کہ میں نے سوچا اس سامان کی ایک صحابی کے آرام کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ بے شک خراب بھی ہو جائے۔ میں نے یہ باہر نکال کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے خود اپنے سامنے مکرم حضرت مولوی الہٰ دین صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کے بستر اندر لگوائے اور شکریہ کے ساتھ ہم درویشوں کو رخصت کیا۔ اللہ اللہ کیا ہی جذبہ محبت و شفقت تھا۔ اس واقعہ پر ستائیس سال گذر چکے ہیں اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔

مکرم حضرت مولوی الہٰ دین صاحب جب قادیان آئے تو آپ کی ڈیوٹی دفتر زائرین (قادیان میں غیر مسلم دوست اکثر منارۃ المسیح اور مساجد دیکھنے آتے تھے اس غرض سے ایک دفتر قائم کیا گیا تھا جس کا نام دفتر زائرین تھا) میں لگائی گئی تھی۔ مکرم سید محمد شریف شاہ صاحب حضرت حاجی محمد دین صاحب اور اسی عمر اور مرتبہ کے مزید آٹھ دس بزرگ باری باری ڈیوٹی دیتے تھے آنے والے افراد کو پہلے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا جاتا اور ازاں بعد ساتھ جا کر منارۃ المسیح اور مساجد دکھائی جاتیں۔ عوام سے تعلقات نارمل بنانے میں اس دفتر نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور آج تک یہ ادارہ قائم ہے۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں شاہدرہ میں مکرم حضرت مولوی الہٰ دین ہی کے لقب سے آپ کو پکارا جاتا تھا قادیان میں دفتر زائرین میں ڈیوٹی دینے والے دیگر بزرگ، مولوی الہٰ دین صاحب کو بھائی الہٰ دین صاحب کہنے لگ گئے دیگر صحابہ میں سے ابتدائی دو بزرگ صحابی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب کو بھی بھائی کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ تیسرے نمبر پر مولوی الہٰ دین صاحب کو بھی بھائی کے لقب سے پکارا جانے لگا اور یہی قادیان میں رواج پا گیا۔

قادیان میں ۲۵ صحابہ تھے جو آہستہ آہستہ اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کی جنتوں میں جا بسے۔ اب ایک ہی صحابی درویشوں کے باغیچہ میں باقی رہ گیا تھا یعنی حضرت بھائی الہٰ دین صاحب جب تک آپ کی ڈیوٹی دفتر زائرین میں رہی آپ کا قیام دفتر تحریک جدید کی اوپر والی منزل میں ایک کمرہ میں رہا جب آپ عمر کے تقاضا سے کمزور ہو گئے اور سیڑھیاں چڑھنا اُترنا مشکل ہو گیا تو آپ کو دفتر زائرین کی ڈیوٹی سے بھی سبکدوش کر دیا گیا اور رہائش کیلئے الدار میں جس کمرہ میں سے ہو کر مسجد مبارک میں جانے کا رستہ ہے اس میں آپ کو قیام کی اجازت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مرحمت فرمائی اور اسی کمرہ میں آپ تادمِ واپسیں قیام پذیر رہے۔

آپ کی طبیعت جوانی سے ہی عبادات کی طرف میلان رکھتی تھی الدار میں رہائش کی سہولت مل جانے پر آپ کا وقت چوبیس گھنٹہ ہی عبادت میں گزرتا۔ ۱۹۸۰ء کے بعد سے نقاہت غالب آنا شروع ہو گئی تھی کبھی کھانسی زور پکڑ جاتی کبھی کوئی اور عارضہ آدباتا اکثر وقت بستر پر ہی گزرتا تاہم فرض نمازوں میں ہمت کر کے مسجد مبارک میں آجاتے ۱۹۸۱ء میں طبیعت زیادہ ہی خراب رہنے لگی امرتسر لے جا کر مکمل چیک کرایا گیا کوئی مہلک عارضہ لاحق نہیں پایا گیا مگر کمزوری تھی کہ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی بعض اوقات نمازوں میں آنا بھی مشکل ہو رہا تھا اس وجہ سے کہ لنگر خانہ سے پکا ہوا معمول کا کھانا آپ ہضم کر سکنے کی حالت میں نہیں تھے تینوں ٹائم ناشتہ دوپہر کا کھانا اور رات کا کھانا پکا ہوا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنے گھر سے بڑے اہتمام سے بھجواتے تھے اور جو آپ کی طبیعت کے موافق ہوتا وہی تیار کرایا جاتا ۱۹۸۲ء کا سارا سال ہی اسی حالت میں گزرا۔ درویشی دور میں یہ ہمارے پاس آخری صحابی تھے ہر ممکن کوشش اور دُعائیں تھیں کہ یہ نعمت تادیر ہم میں شامل رہ کر ماحول کو برکتوں سے معمور کرتی رہے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر جس طرح کوئی فیصلہ کر چکتی ہے ممکن نہیں کہ وہ بات ٹل جائے۔

آخر ۲۸ / دسمبر ۱۹۸۲ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے آخری روز حضرت بھائی الہٰ دین صاحب کی طبیعت ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو ہی نہایت کمزور ہو گئی تھی اور بوقت نصف شب نزع کی حالت طاری تھی آپ کی وفات رات کو قریباً دو بجے ہوئی اور آپ تمام درویشان کو غمگین و افسردہ چھوڑ کر اپنے پیارے غفور و رحیم آقا کی جنتوں میں جا بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۲۸ / دسمبر ۱۹۸۲ء کو آپ کو بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک کے سپرد کر دیا گیا۔ اے جانے والے تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق خالص اسلامی طریق پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے مطابق گزارنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔ ☆☆☆

بقیہ صفحہ (۹)

یَھدِی مَن یَّشاء (القصص :۵۷)

"(اے رسولؐ!) تو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے"۔

پھر فرماتا ہے:-

وَقُلِ الحَقُّ مِن رَّبِّکُم فَمَنْ شَآءَ فَلیُؤمِن وَّمَن شَآءَ فَلیَکفُر (الکہف:۳۰)

"اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے"۔

پھر کفار کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کھلم کھلا اعلان فرمایا کہ لَکُم دِینُکُم وَلِیَ دِین "تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا یہ بے نظیر اعلان کروایا کہ:-

وَلَوشَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَن فِی الاَرضِ کُلُّھُم جَمِیعاً اَفَاَنتَ تُکرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُونُوا مُؤمِنِینَ (یونس:۱۰۰)

"اور اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں بستے ہیں اکٹھے سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں"۔

آخر پر مسیح دوران، مہدیٔ آخرالزمان، زمانے کے امام جو خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے حکم اور عدل بنا کر بھیجے گئے ہیں کے چند بصیرت افروز ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "اسلام..... امن کا سچا حامی ہے بلکہ حقیقتاً امن اور سلم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے"۔ (ملفوظات جلد اوّل مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء صفحہ ۵۸)

(۲) "اسلام کا یہ منشا نہیں ہے کہ وہ فتنہ و فساد برپا کرے بلکہ اسلام کا مفہوم ہی صلح اور آشتی کو چاہتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء صفحہ ۳۱۱)

(۳) "اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (ملفوظات جلد دوم مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۴۲)

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لئے بدی نہیں چاہی۔ آپ ﷺ تو رحم مجسم تھے۔ اگر بدی چاہتے تو جب آپ ﷺ نے پورا تسلط حاصل کر لیا تھا اور شوکت اور غلبہ آپ ﷺ کو مل گیا تھا تو آپؐ ان تمام ائمۃ الکفر کو جو ہمیشہ آپ کو دکھ دیتے رہتے تھے قتل کروا دیتے اور اس میں انصاف اور عقل کے لحاظ سے آپؐ کو حق تھا کہ ان لوگوں کو قتل کروا دیتے مگر نہیں آپ ﷺ نے سب کو چھوڑ دیا۔
(ملفوظات جلد ہفتم مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۸۴)

(۵) یہ بالکل غلط ہے کہ ہند میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجبر نہیں پھیلایا بلکہ اُن کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں اُن مشائخ اور بزرگانِ دین کی توجہ، دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گزرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہرِ رسول کریم ﷺ بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا اور ان کی برہان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچا"۔ *
(ملفوظات جلد ہشتم مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۰۷)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھارت کی مختلف جماعتوں نے میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ کی مناسبت سے نہایت شان اور احترام سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد کئے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت و مدح پیش کی گئی اور آپ کی سیرۃ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔ تلاوت قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے جلسوں کا آغاز ہوا اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی۔ تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر کو بھجوائی گئی ہیں جو تنگی صفحات کے پیش نظر نہایت اختصار سے شائع کی جا رہی ہیں۔ (ادارہ)

ممبئی (مہاراشٹر): ۹-۵-۰۴ کو بعد نماز عصر جماعت ممبئی نے "جلسہ سیرت النبیؐ" کا انعقاد کیا۔ یہ جلسہ تمام ذیلی تنظیموں کا مشترکہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم فضل احمد خاں صاحب (ناظم انصار اللہ مہاراشٹرا) نے کی۔ تلاوت کے بعد بنت مکرم سید منور الدین ظہیر صاحب نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد عزیزم فراز احمد بن پرویز احمد (نے انگریزی میں) مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے تقریر کی۔ بعدۂ صدر جلسہ نے شکریہ ادا کیا اور دُعا کروائی جس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (اِس روز جناب ناصر احمد خاں صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کا عقیقہ کیا گیا اور حاضرین جلسہ اِس دعوت میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ (پرویز احمد سیکرٹری تعلیم ممبئی)

سرکل موگا (پنجاب): مورخہ ۳رمئی ۰۴ء کو احمدیہ مسجد چڑک میں بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲:۰۰ بجے مکرم مہر دین صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد "سیرت آنحضورؐ" کے موضوع پر خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مہروں سرکل موگا (پنجاب): ۳رمئی ۰۴ء کو بعد نماز عشاء ٹھیک ۸:۳۰ بجے احمدیہ مسجد مہروں میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم فضل دین صاحب زعیم انصار اللہ مہروں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبد اللطیف صاحب معلم سلسلہ، عزیزم علی محمد صاحب اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں اس کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی برخاست ہوئی۔ آنے والے مہمانوں کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ (محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ مہروں موگا)

شورت (کشمیر): جماعت احمدیہ شورت نے یکم ربیع الاوّل تا ۱۳ر ربیع الاول سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد ہر روز علی الترتیب مکرم عبد العزیز ڈار صاحب، مکرم محمد عبد اللہ صاحب آہنگر، مکرم طارق احمد صاحب طاہر، مکرم نذیر احمد صاحب عادل، مکرم عبد العزیز صاحب ڈار، مکرم عبد الغنی صاحب ڈار، مکرم عبد السلام صاحب انور، مکرم بشیر احمد صاحب زائر، مکرم فاروق احمد صاحب ڈار، مکرم توفیق احمد صاحب راتھر، مکرم عبد السلام راتھر صاحب نے تقریر کی۔

۱۲ر ربیع الاوّل کو جلسہ میں مکرم مولوی فیاض احمد صاحب ڈار، مکرم نذیر احمد صاحب ڈار، مکرم مولوی غلام حسن صاحب ڈار فقیر، مکرم محمد عبد اللہ آہنگر صاحب، مکرم عبد السلام انور صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ارشاد احمد صاحب راتھر، مکرم بشیر احمد صاحب زائر، مکرم رمیض احمد صاحب ڈار نے تقریر کی یہ جلسہ شام ۵ بجے شروع ہو کر رات پونے ۹ بجے ختم ہوا۔

۱۳ر ربیع الاوّل کو لجنہ و ناصرات کا اجلاس ہوا جس میں تلاوت، مکرمہ زمردہ اختر صاحبہ، نظم مکرم تو سینہ اختر صاحبہ نے پڑھی، تقریر مکرمہ شگفتہ زائر صاحبہ، مکرمہ شگفتہ برکت صاحبہ، نظم رفیقہ بانو صاحبہ، تقریر مکرمہ زمردہ اختر صاحبہ نے کی۔ صدارتی خطاب خاکسار عبد السلام انور نے کیا۔ (عبد السلام انور مبلغ سلسلہ شورت)

بھونیشور کے بک فیئر میں احمدیہ بک سٹال

بھونیشور کی Capital Ground میں یکم مارچ تا ۱۰ر مارچ ایک بک فیئر لگا۔ اس بک فیئر میں تقریباً دو سو کی تعداد میں سٹال لگے تھے اور مسلمانوں میں صرف ہمارا ہی سٹال تھا۔ ہر دن ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلم اور غیر احمدی افراد آتے تھے خاکسار اور جماعتکے باقی بزرگان نے پیغام احمدیت ہزاروں افراد تک پہنچایا نیز لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اس موقعہ پر ۲۵ کے قریب اُڑیہ ترجمہ قرآن مجید فروخت ہوئے۔ -/۸۰۰۰ روپے کی کتب جس میں قرآن مجید بھی شامل ہے فروخت ہوئیں اس بک فیئر میں ہمارے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم سید صالح احمد، سابق قائد علاقائی ہمایوں عقیل صاحب، سید انور احمد، سید ممتاز احمد، سید فرقان احمد ابراہیم سید عطاء الرحیم صاحب، امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور نے اپنا کافی وقت دیکر اس کام کو انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور)

کیرلہ میں مجلس انصار اللہ کے تربیتی اجلاسات

مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر دوم مجلس انصار اللہ بھارت کی کیرلہ آمد سے استفادہ کرتے ہوئے درج ذیل مجالس نے خصوصی تربیتی اجلاس رکھا۔ ۱۱-۴-۰۴ کو کرونا گپلی میں ۱۲-۴-۰۴ کو کاکناڈ میں ۱۳-۴-۰۴ کو چین میں ۱۴-۴-۰۴ کو ڈیا تھور میں اور ۹-۴-۰۴ اپنگاڈی میں ہر جگہ بعد نماز مغرب و عشاء تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ان جگہوں پر تلاوت عہد، صدارتی خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی خاص طور پر ماہانہ رپورٹ ارسال کرنے اور بلڈنگ فنڈ کے بارے میں توجہ دلائی۔ مورخہ ۱۴-۴-۰۴ کو کالیکٹ میں صوبائی سطح پر تمام زعماء کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں صوبائی امیر صاحب کیرلہ مبلغ انچارج صاحب کیرلہ نے بھی شرکت کی۔ اس طرح ۱۸-۴-۰۴ کو بعد نماز عصر کینانور زون کے تمام انصاروں کا کینانور ٹاؤن مسجد میں بلا کر ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ ہر دو اجلاس میں تلاوت اور عہد اور نظم خوانی کے بعد مہمان خصوصی کی آمد کے بارے میں خاکسار نے تقریر کی۔ بعدۂ مکرم و محترم قاری نواب احمد صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈال کر اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز ماہانہ رپورٹ ارسال کرنے اور ایوان انصار کی ادائیگی قرض کیلئے مالی معاونت کرنے کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دلائی۔ (بی ایم کویا ناظم مجالس انصار اللہ کیرلہ)

بھدرواہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۵راپریل ۲۰۰۴ء کو بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم زعیم صاحب مجلس انصار اللہ بھدرواہ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبد الرشید صاحب گنائی نے کی۔ نظم مکرم محمود احمد صاحب میر نے پڑھی۔ بعدۂ سابقہ زعیم انصار اللہ مکرم محمد اقبال صاحب ملک، مکرم ماسٹر عبد الحفیظ صاحب منذاشی و صدر اجلاس مکرم عبد القیوم صاحب میر زعیم انصار اللہ نے خطاب کیا۔

دوسری تقریر مکرم عبد الحفیظ صاحب منذاشی نے مختصر اور جامع الفاظ میں مجلس انصار اللہ کی اہمیت اور اطاعت پر زور دیا بعد ازاں صدارتی خطاب مکرم زعیم صاحب انصار اللہ بھدرواہ نے کیا۔ نیز مجلس عاملہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دُعا کے بعد کارروائی اجلاس انجام پذیر ہوئی۔ (عبد القیوم میر زعیم انصار اللہ بھدرواہ)

تربیتی اجلاسات سرکل موگا (پنجاب)

جماعت احمدیہ مہروں (موگا) میں مورخہ ۲۸-۴-۰۴ کو بعد نماز عشاء عزیزم بشیر محمد صاحب کی تلاوت سے تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا بعدۂ علی الترتیب تین تقاریر تربیتی موضوع پر ہوئی مقررین تھے مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب معلم چڑک خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ اور آخری تقریر مکرم مولوی انیس خان صاحب سرکل انچارج موگا کی تھی۔ دُعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

جماعت احمدیہ چڑک (موگا) میں تربیتی اجلاس مورخہ ۲۹-۴-۰۴ کو بعد نماز ظہر و عصر مکرم مقند دین صاحب سرپنچ کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولوی انیس خان صاحب مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے مختلف تربیتی عناوین پر تقاریر کی۔ بعدۂ مولوی عبد اللطیف صاحب نے دُعا کروائی جس کے بعد اجلاس کی کارروائی برخاست ہوئی۔

جماعت احمدیہ رماں بلاسپور (موگا) میں مورخہ ۲۹-۴-۰۴ کو بعد نماز عشاء تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم حبیب خان صاحب نے کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مختلف تربیتی تقاریر ہوئیں جو کہ مکرم غلام احمد صاحب معلم راماں بلاسپور مکرم عبد اللطیف صاحب معلم چڑک اور خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ نے کی بعدۂ اجلاس کی کارروائی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول کرے اور مزید خدمت دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ مہروں-موگا)

بنگلور میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۲-۵-۰۴ کو نماز عصر کے بعد مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ نے کی۔ خاکسار نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا۔ پھر مکرم ایوب رضا صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدۂ مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ مکرم سید شارق مجید صاحب، مکرم زبیر احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی اور خدام کو اپنی ذمہ داری کماحقہٗ ادا کرنے کے بارے میں توجہ دلائی۔ آخر پر صدر اجلاس نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں نصائح فرمائیں۔ اور خدام کو زیادہ سے زیادہ دُعاؤں کے ساتھ سلسلے کی جملہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعدۂ دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کافی تعداد میں خدام اور اطفال اِس جلسے میں شریک ہوئے۔ (عارف اللہ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

جماعت احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے تحت

ٹانگا میں کامیاب صوبائی جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: مبارک محمود۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۲۶، ۲۷ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعہ اور ہفتہ، جماعت احمدیہ ٹانگا کو اپنا دوروزہ جلسہ سالانہ ٹانگا شہر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اس صوبہ کا تیسرا سالانہ جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں پہلی بار دارالسلام سے مکرم فیض احمد صاحب زاہد امیر ومبلغ انچارج تنزانیہ، مکرم امری عبیدی صاحب نائب امیر، مکرم معلم حسن صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ، مکرم عثمان مکوپا صاحب صدر مجلس انصاراللہ تنزانیہ اور محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تنزانیہ بھی شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں ٹانگا صوبہ کی تمام جماعتوں کی نمائندگی ہوئی بلکہ جن جگہوں پر اکا دکا احمدی بھی ہیں وہ سب بھی حاضر ہوئے۔ سب سے زیادہ حاضری Ugwenu جماعت کی تھی جہاں سے 110 افراد شامل ہوئے جو ایک بڑا ٹرک کرائے پر لے کر آئے۔ جلسہ کی کل حاضری 475 تھی جن میں 125 نومبائع بھی شامل تھے۔ اسی طرح کل سات جماعتوں اور ۵ جگہوں سے احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے ذکر الٰہی کے موضوع پر خطبہ دیا۔

جلسہ کے پہلے اجلاس کا آغاز تین بجے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے علاوہ دو تقاریر ہوئیں۔

رات کو شبینہ اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ غانا مغربی افریقہ کی ویڈیو ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ اطفال وناصرات نے مختلف حفظ کردہ سورتیں، نظمیں، احادیث اور بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ لوکل بچوں نے اردو زبان میں 'حمد وثنا اسی کو جوذات جاودانی' والی نظم پیش کی جسے بہت پسند کیا گیا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

اس کے بعد مجلس انصاراللہ کا اجتماع ہوا جبکہ اس دوران خدام الاحمدیہ نے کھیل کے میدان میں اپنے جوہر دکھائے۔ جس میں مختلف مجالس کے مابین فٹبال کے مقابلے ہوئے۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں جن میں ایک ''وفات مسیح'' کے اہم موضوع پر تھی۔ تقاریر کے بعد اس اجلاس میں سوال وجواب ہوئے۔

دوسرے دن کا دوسرا اور آخری اجلاس سہ پہر تین بجے شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم بکری عبید کالوٹا صاحب نے ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ'' کے عنوان پر پُراثر تقریر کی جس سے حقیقتاً جلسہ میں جان پڑی۔

اس تقریر کے بعد مکرم فیض احمد زاہد صاحب، امیر ومبلغ انچارج نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں بعض بنیادی تربیتی امور یعنی نماز باجماعت کا قیام اور تلاوت قرآن کریم کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

اس جلسہ کی ایک اہم بات یہ تھی کہ ایک غیر احمدی مولوی اپنی ختم میت پر پڑھنے والی کتاب کے ساتھ شامل ہوئے۔ اکثر وقت وہ اپنی کتاب کا دفاع بھی کرتے رہے جبکہ دو پادری بھی بائبل کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس میں شریک ہوئے۔ اور وہ بھی اپنی کتاب کا دفاع کرنے میں ناکام رہے۔

الحمد للہ اس جلسہ نے خدا کے فضل سے تبلیغ وتربیت کا حق ادا کردیا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے ۲۰ غیر احمدی احباب نے جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا اور بعض افراد نے جلد جماعت میں شامل ہونے وعدہ بھی کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کو زیادہ سے زیادہ برکات اور باقی رہنے والے نیک اثرات سے نوازے۔ آمین ❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ پرتگال کی تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

(رپورٹ: سید سہیل احمد شاہ۔ سیکرٹری اشاعت)

❁......جماعت احمدیہ پرتگال کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ یہ جلسہ احمدیہ مشن ہاؤس میں بعد نماز جمعہ ٹھیک چار بجے مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔

تلاوت ونظم کے بعد مکرم الحاج خالد محمود صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے بعنوان ''ظہور امام مہدی'' تقریر کی۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پرتگال نے بعنوان ''مسیح اور مہدی کی بعثت کی غرض'' پر کی۔ مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں قرآن کریم، احادیث نبوی اور مختلف مذاہب کے بزرگان کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ آخر پر موصوف نے احباب جماعت کو خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے اور حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھتے رہنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

❁......مورخہ ۲۸ / مارچ کو ہماری تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ یہ کلاس احمدیہ مشن ہاؤس Oeiras میں منعقد ہوئی جس میں ۷ نومبائعین شامل ہوئے۔

❁...... مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر جماعت کی زیر ہدایت تبلیغی فولڈرز کی تقسیم کے لئے دو ٹیمیں بنائی گئیں۔ ماہ مارچ میں دونوں ٹیموں کی رپورٹ کے مطابق 'لزبن' (Lisbon) کے علاقہ Benifica اور Camaxide میں دس ہزار کی تعداد میں فولڈرز گھروں میں ڈالے گئے۔

اسی طرح مورخہ ۱۱ / اپریل بروز اتوار Almada کے علاقہ میں فولڈر 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' پانچ ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کوششوں کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔ آمین ❁❁❁❁❁

ضروری اعلان برائے تشخیص قیمت جائیداد موصیات

جملہ امراء کرام وصدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش ہے کہ موصیات کرام کی جائیداد از زیورات طلائی ونقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے تعلق سے معاملات آپ کی خدمت میں بغرض فیصلہ مجلس عاملہ بھجوائے جاتے ہیں۔ مستورات موصیات حضرات کے زیورات طلائی ونقرئی کی قیمت تشخیص کئے جانے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز قادیان نے زیر نمبر 60/7-06-04 فیصلہ فرمایا ہے کہ:

''پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ مستورات کے زیورات کی قیمت بوقت تشخیص سٹینڈرڈ سونا وچاندی کے ریٹ کے مطابق ہی تسلیم کی جائے گی''۔

لہٰذا آئندہ اِس کے مطابق بوقت تشخیص جائیداد مستورات مجلس عاملہ کے فیصلہ بھجوانے کی درخواست ہے۔ نیز زیورات کے کیرٹ کا ذکر بھی ساتھ ضرور کردیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

طلباء کیلئے مفید معلومات

میڈیکل ٹیکنالوجی

ان دنوں میڈیکل وپیرامیڈیکل سے الگ ہٹ کر میڈیکل ٹیکنالوجی کی نئی شروعات ہوئی ہے جس میں علاج کے کام آنے والے اوزار، سازوسامان اور علاج سے متعلق جدید مشینوں کے چلانے کیلئے خاص طور پر فزیوگرافی ریڈیوگرافی اور لیب ٹیکنالوجی والے تکنیکی مہارت رکھنے والے کارکنان کی بڑے ہسپتالوں میں ضرورت محسوس کی جانے لگی ہے۔

بارھویں جماعت میں پی-سی-بی مضامین لئے ہوئے طلباء میڈیکل ٹیکنالوجی میں پی جی ڈپلومہ بیچلر ڈگری وماسٹر ڈگری حاصل کرسکتے ہیں۔ ایسے کورسز کورس پانڈز کے ذریعہ بھی کئے جاسکتے ہیں 10+2 (پی-سی-بی) کے بعد بی-ایس-سی (میڈیکل لیب ٹیکنالوجی) تین سالوں میں کیا جاسکتا ہے۔ اس تعلق میں مشہور ادارے درج ذیل ہیں۔

۱- جواہر لعل نہرو شکشا انوسندھان سنستھان دھن دفتری نگر پانڈیچری 605006

۲- یونیورسٹی کالج آف میڈیکل سائنسز اور جی-ٹی-وی ہسپتال شاہدرہ دہلی۔

۳- اکھل بھارتیہ آیوروگیان سنستھان انصاری نگر نئی دہلی

۴- کستوربہ میڈیکل کالج منی پال میوا انسٹی چیوٹ سیکٹر ۲۳ ہی دسندھرا دہلی غازیا آباد لنک روڈ غازی آباد 201010

۵- دیوی اہلیہ انسٹی چیوٹ آف پیرامیڈیکل ٹیکنالوجی سائنسز 32 جاورا کمپاؤنڈ اندور

38واں جلسہ سالانہ یوکے 2004

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال اڑتیسواں جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 31/30 جولائی اور یکم اگست 2004 بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ لندن (یوکے) میں منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15284: مَیں آنسہ خاتون زوجہ محترم محمد سعادت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد کالونی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۰۴-۱-۱ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/5000 بذمہ خاوند

۲- زیور طلائی ہار ایک عدد 000-16 گرام

انگوٹھی ایک عدد 000-4 گرام

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد سعادت اللہ	آنسہ خاتون	محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15285: مَیں سعادت اللہ ولد محترم محمد فرحت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ بلازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۰۴-۱-۱ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ تا حال نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3764 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	محمد سعادت اللہ مبلغ سلسلہ	شریف احمد قادیان

وصیت نمبر 15286: مَیں محمد اسماعیل الپی ولد مکرم پی مصطفےٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت 1978ء ساکن چیلیکرہ ڈاکخانہ وبنگا نلور ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۰۳-۹-۲۸ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ایک مکان معہ زمین ساڑھے ۳۶ سینٹ نمبر 5/49A ہے۔ واقع چیلیکرہ کیرالہ اس کی قیمت اندازاً -/150000 روپے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہانہ -/3644 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	محمد اسماعیل	محمد نجیب خان

وصیت نمبر 15287: مَیں ایچ شمس الدین مبلغ سلسلہ ولد محترم اے ایس حمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ۔ آج مورخہ ۰۴-۱-۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- اس وقت خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں آبائی جائیداد سے ابھی کچھ نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2948 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	ایچ شمس الدین کاواشیری	کے ناصر احمد قادیان

وصیت نمبر 15288: میں ایم ظفر احمد مبلغ سلسلہ ولد مکرم اے پی ابوئی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۰۳-۱۰-۱۶ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے ان کی بھی کوئی جائیداد نہیں تھی والدہ کے نام سے ایک مکان رہائشی ہے جو ایک بہن اور تین بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ والدہ صاحبہ بقید حیات ہیں۔ جب اس کا بٹوارہ ہوگا اس میں جو حصہ ملے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہانہ -/3464 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۰۳-۱۱-۱ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال اختر قادیان	ایم ظفر احمد کوڈالی	محمد انور احمد قادیان

شکریہ احباب اور درخواست دُعا

میرے خاوند مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش قادیان کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے بہت سے بہن بھائیوں نے بذریعہ فون فیکس اور خطوط ہماری اس غم کی گھڑی میں تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی میں ان سب کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہٰذا میں اپنی طرف سے اور بچوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے ان سب بہن بھائیوں کی دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مستری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ (صغریٰ بیگم بیوہ مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی مرحوم درویش قادیان)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

فریضہ زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات

سے متعلق

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی اہم ارشادات

M.T.A. سے باقاعدگی کے ساتھ استفادہ کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ مورخہ 28-05-04 بمقام گروس گراؤ (جرمنی) میں قرآن حکیم، احادیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے انفاق فی سبیل اللہ کی ضرورت واہمیت کو واضح کرتے ہوئے فریضہ زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات کی بروقت اور باشرح ادائیگی سے متعلق بعض ایسے اہم اور بنیادی پہلوؤں کی نشاندہی فرمائی ہے جو ایک عرصہ سے یا تو سہواً نظر انداز ہوتے آرہے ہیں یا جنہیں علم ہوتے ہوئے بھی عمداً وارادۃً پس انداز کیا جارہا ہے۔

ہر احمدی بفضلہٖ تعالیٰ یہ ایمان رکھتا ہے کہ خلیفۂ وقت کا انتخاب چونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اس لئے خلیفۂ وقت کے ہر فرمان کے پس پشت اللہ تعالیٰ کا خاص اذن، اُس کی مشیت اور تائید ونصرت کارفرما ہوتی ہے جو ہر مخلص احمدی سے تقاضہ کرتی ہے کہ وہ ارشاد نبویؐ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ کی تتبع میں خلیفۂ وقت کی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہے۔ اسی میں اس کی دینی اور دنیوی فلاح وکامیابی کا راز مضمر ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فریضہ زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات کی بروقت اور باشرح ادائیگی سے متعلق بطور نصیحت و یاددہانی جن اہم امور کی وضاحت فرمائی ہے عہدیداران و احباب جماعت کی آگہی کے لئے حضور پُرنور ہی کے مبارک الفاظ میں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ فرمایا:-

(۱)...... یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمد ہے یہ سب اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کیلئے اپنی تشخیص بھی صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری روحانی حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کرسکو۔

(۲)...... میں یہ تو نہیں کہتا کہ قرض لے کر اپنے چندے ادا کرو۔ طاقت سے بڑھ کر بھی اپنے اوپر تکلیف وارد نہیں کرنی چاہئے لیکن اخراجات میں کمی کر کے یعنی ایسے اخراجات جن کے بغیر بھی گزارہ ہوسکتا ہو ان کو ٹال کر بھی اپنے چندے ضرور ادا کرنے چاہئیں۔ موصی صاحبان کو خاص طور پر اس معاملے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمیں ہمارے حساب بھیجے گا یا شعبۂ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ اس لئے موصی صاحبان بھی اور دوسرے کمانے والے بھی جنہوں نے چندہ عام دینا ہے اپنا چندہ اپنی آمد میں سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہا کریں۔ تا یکمشت ادائیگی بوجھ نہ بن سکے۔

(۳)...... کئی کاروباری لوگوں نے بتایا ہے کہ وہ اپنی روزانہ کی آمد یا ماہوار آمد میں سے جو بھی ہو چندہ نکال کر الگ رکھ دیتے ہیں۔ یا جب بھی وہ اپنے آمد وخرچ کا حساب کرتے ہیں اور اپنے منافع کو الگ کرتے ہیں ساتھ ہی وہ چندہ بھی الگ کر دیتے ہیں۔ بعض ماہوار خرچ کیلئے رقم لیتے ہیں اس میں سے چندہ ادا کردیتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جب فائنل حساب کررہے ہوتے ہیں تو پھر اگر کوئی بچت ہو تو اُس میں سے بھی وہ چندہ ادا کردیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے کاروبار میں بھی بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔

(۴)...... بعض لوگوں میں یہ غلط تصور ہے کہ کیونکہ قواعد میں یہ شرط ہے کہ کسی بھی عہدے کیلئے یا ویسے عموماً چھ مہینے سے زیادہ کا بقایادار نہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ چھ مہینے کے بعد ہی چندہ ادا کرنا ہے بلاوجہ چھ چھ مہینے تک چندہ ادا نہیں کرتے۔ تو یہ چھ مہینے کی شرط جو ہے صرف زمینداروں کیلئے ہے۔ جن کی آمد اُن کے زمیندارے پر ہے۔ اور عموماً چھ ماہ کے بعد ہی آمد ہوتی ہے۔ اس لئے یہ رعایت ان سے کی جاتی ہے۔ ماہوار کمانے والے ہوں، ملازم پیشہ یا کاروباری لوگ، اُن کو تو ماہوار ادائیگی کرنی چاہئے۔ تا کہ بعد میں پھر بوجھ نہ رہے۔

(۵)...... بعض سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ یعنی 1/16 کی شرح سے چندہ عام والے۔ تو وہ اس رعایت سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جو اُن کیلئے ہے۔ وہ کم شرح سے بھی چندہ دے سکتے ہیں۔ لیکن غلط بیانی بہرحال نہیں ہونی چاہئے۔ اور بقایادار نہیں ہونا چاہئے۔ ایسے ہر شخص کا خود بھی فرض بنتا ہے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے۔ تا کہ جب بھی توفیق ہو اور کچھ حالات بہتر ہوں۔ جتنی جلدی ہو سکے شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کی جائے۔ اگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے اس لئے اپنے چندے بہرصورت پورے کرنے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی بے انتہا برکت ڈالتا ہے۔

(۶)...... تخفیف شرح کے ضمن میں حضور انور نے عہدیداران جماعت کو بھی یہ تاکیدی نصیحت فرمائی ہے کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے۔ اس کو باہر نکال کر یا بلاوجہ مجلسوں میں ذکر کر کے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ باتیں متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔

(۷)...... فرمایا: آج میں صرف لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں۔ اس لئے یہ واضح کردوں کہ دیگر تحریکات میں کی جانے والی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر ہرگز نہیں پڑنا چاہئے۔ تحریکات میں جو وعدے ہیں انہیں اپنی جگہ ادا کریں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ بھی آپ پر فضل فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔

(۸)...... انفاق فی سبیل اللہ دکھاوے کیلئے نہ ہو بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر ہو۔ اس کی محبت حاصل کرنے کیلئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کا پیار حاصل کرنے کی خاطر ہی قربانیوں کی توفیق دے۔

(۹)...... پھر ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور، بھیڑ، بکریاں، گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں۔ دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر اُن کے پاس ۵۲ تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5% (فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے۔ خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کیلئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔

جملہ امراء وصدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ فریضہ زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات کے ضمن میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان انتہائی اہم ہدایات سے ہر فرد جماعت کو بار بار آگاہ کریں۔ تا زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات سے متعلق بعض افراد کے ذہنوں میں راہ پارہی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اُتر کر حضورؑ کی دُعاؤں کے وارث بننے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین کا خلاصہ خیرخواہی ہے۔

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینٹنک لین کلکتہ 70001

دکان 2248.5222, 2248.1652

2243.0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments

احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday 13 July 2004 Issue No. 28

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

صدام ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں میں ملوث نہیں

.........امریکی تحقیقاتی رپورٹ.........

صدام حسین کی حکومت کی جانب سے امریکہ پر ۱۱ ستمبر کے حملوں میں القاعدہ کی مدد کرنے کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملا۔ یہ بات ۱۱ ستمبر کے حملوں کے سلسلے میں سرکاری تحقیقاتی رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ القاعدہ کے لیڈر اسامہ بن لادن نے ۱۹۹۰ء میں جب وہ سوڈان میں تھا عراق کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ عراقی انٹیلی جنس کے ایک سینئر افسر نے سوڈان کے ۳ دورے کئے تھے اور اس نے ۱۹۹۴ء میں اسامہ بن لادن سے ملاقات بھی کی تھی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسامہ بن لادن نے عراق سے تربیتی کیمپوں کیلئے جگہ اور ہتھیار فراہم کرنے کی بھی اپیل کی تھی۔ اسامہ بن لادن کے سوڈان سے افغانستان منتقلی کے بعد بھی عراقی حکومت اور القاعدہ کے درمیان رابطے ہوئے تاہم ان کے نتیجے میں کوئی عملی تعاون ممکن نہیں ہوا۔ اسامہ بن لادن کے دو قریبی ساتھیوں نے بھی عراق اور القاعدہ کے درمیان روابط کی تردید کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے والے چند ملکوں میں پاکستان بھی تھا اور پاکستان نے القاعدہ کے ارکان کو سہولتیں پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ کمیشن نے الزام لگایا ہے کہ القاعدہ سے تعاون میں پاکستان نے بھی یہ فائدہ اُٹھایا تھا کہ کشمیر میں بھیجے گئے عسکریت پسندوں کو القاعدہ کے کیمپوں میں تربیت دلوائی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کے رویے نے طالبان حکومت کو اسامہ بن لادن کو پناہ دینے میں مدد دی۔ تحقیقاتی کمیشن کے سامنے ایک جاسوس ایجنسی ''ڈاکٹر کے'' کے عہدیدار نے اپنے بیان میں کہا القاعدہ اگرچہ شکست کھا چکی ہے لیکن وہ امریکہ پر حملوں کے منصوبوں کی تیاری جاری رکھے گی۔ ہوسکتا ہے وہ اگلے ہفتے ہی حملہ کریں یا ایک ماہ بعد یا پھر اگلے سال۔ اسامہ اور القاعدہ کی شکست کے باوجود عالمی جہادی تحریک جاری رہے گی اور ہو سکتا ہے اس تحریک سے کوئی نیا اسامہ یا نئی القاعدہ جنم لے۔ نائن الیون حملوں کی تحقیقات کیلئے قائم کمیشن اگلے ماہ اپنی رپورٹ انتظامیہ کے حوالے کریگا۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کی واشنگٹن اور نیویارک پر حملوں کی منصوبہ بندی سے دہشت گرد گروپوں القاعدہ اور طالبان کے چند لیڈروں نے اختلاف کیا تھا اور ۱۱ ستمبر کے حملوں میں ملوث دہشت گردوں کو آپریشنل مشکلات و اندرونی اختلافات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ منصوبہ ۱۹۹۶ء میں تیار کیا گیا۔ ۱۹۹۹ء میں اسامہ بن لادن نے اس کی منظوری دی اور پھر ایک سال بعد اس پر عمل شروع ہوا اور حملے سے چند ماہ پہلے افغانستان میں موجود القاعدہ کے گروپ نے اس کی مخالفت کی۔ گرفتار القاعدہ ارکان کے مطابق ملا عمر کو امریکہ کے بڑے حملے کا خدشہ تھا جس وجہ سے وہ ان حملوں کے مخالف تھے اور اسامہ بن لادن نے اپنے اہم ترین شہروں کی مخالفت کے باوجود ان کے اعتراضات مسترد کرتے ہوئے حملوں کی منظوری دے دی اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون پر جہازوں کے حملے کی تکنیک اور وقت میں بھی تبدیلیاں لائی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق حملے کی منصوبہ بندی کے خالق خالد شیخ محمد نے ۱۰ طیاروں کی ہائی جیکنگ کا منصوبہ بنایا تھا اور ایران میں سی آئی اے اور ایف بی آئی ہیڈ کوارٹرز بھی شامل تھے۔ اسامہ بن لادن نے اگلے طیاروں کے درمیان رابطہ مشکل ہونے کی وجہ سے منصوبہ کو مکمل طور پر منظور نہ کیا اور وقت تبدیل کرنے کو بھی کہا۔ ایک وقت پر اسامہ نے حملوں کا وقت ۲۰۰۰ء کے موسم گرما میں رکھنے کو کہا لیکن بعد میں ہائی جیکروں کو مئی ۲۰۰۱ء یا جون، جولائی میں حملوں کیلئے ہدایت کی تاکہ حملے اس وقت کئے جائیں جب اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون وائٹ ہاؤس کے دورہ پر ہوں لیکن ہر بار اسامہ کو بتایا گیا کہ ابھی کمانڈوز تیار نہیں ہیں بعد میں ایک موقع پر ہائی جیکروں کے رنگ لیڈر محمد عطا اور زیادہ جراح میں بھی اختلافات پیدا ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق القاعدہ کے اس آپریشن پر ۴ سے ۵ لاکھ ڈالر خرچ آیا جبکہ امریکہ میں ہائی جیکروں نے ۲ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر خرچ کئے۔ لیکن اب تک ان کے ذرائع آمدن کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔ تحقیقاتی کمیشن جو ارکان پارلیمنٹ پر مشتمل ہے، میں ۵ ری پبلکن اور ۵ ڈیموکریٹک ارکان شامل ہیں۔ ☆

امریکی مداخلت کی وجہ سے دنیا بھر میں خطرناک ہتھیاروں کی دوڑ میں زبردست اضافہ:

انٹرنیشنل امن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ

گزشتہ برس دنیا بھر میں اسلحہ بندی پر خرچ کئے گئے مالی وسائل میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں ۱۱ فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ یہ اضافہ ۲۰۰۱ء کے مقابلے میں ۱۸ فیصد زیادہ ہے اس طرح ۲۰۰۳ء کے دوران دنیا بھر میں فوجی اخراجات کی مد میں ۹۵۶- ارب ڈالر کی رقم خرچ کی گئی۔ یہ بات سوئیڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں امن سے متعلق تحقیق کے ادارے انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے جاری کردہ اپنی سالانہ رپورٹ میں بتائی ہے۔ رپورٹ کی تیاری میں شامل ایک اہم ماہر الزبتھ اسکوانز کا کہنا ہے کہ ۱۹۸۷ء میں جب سرد جنگ اپنے عروج پر تھی ایک سال کے دوران دنیا بھر میں اس سے زیادہ فوجی اخراجات ہوئے تھے، نئے ہتھیاروں کے حصول پر خرچ ہونے والی اس رقم کا تقریباً ۵۰ فیصد حصہ صرف امریکہ نے خرچ کیا جس کی بڑی وجہ امریکی فوج کی افغانستان اور عراق میں مداخلت ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکی مداخلت کی وجہ سے دنیا بھر میں خطرناک ہتھیاروں کے حصول کی دوڑ میں زبردست اضافہ ہوا۔

ہالینڈ میں ایک تہائی لوگ مسلمانوں سے خوفزدہ تین چوتھائی لوگ ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھتے:

ہالینڈ میں زائد از ایک تہائی لوگ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں اور تقریباً تین چوتھائی لوگ مسلمانوں سے کوئی رابطہ نہیں رکھتے یا بہت ہی کم معاملات رکھتے ہیں۔ یہ بات ایک جائزے میں کہی گئی ہے۔ کثیر ثقافتی رواداری کیلئے طویل عرصے سے پہچانے جانے والے اس ملک میں ۲۰۰۲ء کے عام انتخابات کے بعد سے امیگریشن پالیسی سخت کر دی گئی ہے۔ رائے شماری کرنے والوں نے ہالینڈ کے ۸۱۳ بالغوں سے رابطہ قائم کیا تھا۔ ۳۶ فیصد لوگوں نے کہا کہ وہ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں۔ صرف پندرہ فیصد لوگوں کی رائے مثبت رہی۔ جواب دینے والوں میں نصف نے یہ خوف ظاہر کیا کہ ہالینڈ بھی، جہاں تقریباً نو لاکھ مسلمان آباد ہیں میڈرڈ دھماکے کے طرز پر اسلامی بنیاد پرستوں کے حملے کا نشانہ بن سکتا ہے۔ اس طرح کے خوف کی شدت کا عالم یہ ہے کہ ۴۸ فیصد لوگوں نے کہا کہ اگر ان کے ہمسایہ علاقے نمایاں طور پر مسلمانوں سے بھر گئے تو وہ کہیں اور چلے جائیں گے۔

بــــدر :- یہ صرف ہالینڈ کی بات نہیں آج ساری دنیا میں لوگ مسلمانوں سے خوف زدہ ہیں۔ عالم اسلام کیلئے انتہائی شرم کی بات ہے کہ اسلام جو صلح کل کا مذہب ہے اور بانی اسلام جو مجسم صلح تھے اور اپنے جانی دشمنوں تک کو امن و امان بخشنے والے تھے آج آپؐ کے پیروکاروں سے دنیا خوف زدہ ہے۔ آج مسلمانوں کا ایک طبقہ (جس کو حقیقی اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں) جہاد کی تعلیم کا بالکل غلط مطلب نکال کر جو معصوموں کا خون بہا رہا ہے یہ اسلام کے ماتھے پر بہت ہی مکروہ داغ ہے انہوں نے ساری دنیا کے سامنے مسلمانوں کا سر شرم سے نیچا کر دیا ہے۔ آج اسلام کی عظمت اور اس کے کھوئے ہوئے وقار کو از سر نو قائم کرنے کا بیڑا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے اٹھایا ہے اور انشاء اللہ اس جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کے بہار کے دن لوٹ کر آنے والے ہیں۔

بھارت میں ایک کروڑ ۹۰ لاکھ افراد ذیابیطس سے متاثر:

عالمی صحت تنظیم کی رپورٹ

عالمی صحت تنظیم کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ایک کروڑ ۹۰ لاکھ افراد ذیابیطس سے متاثر ہیں اور ۲۰۰۵ تک اس تعداد کے دس کروڑ ستر لاکھ تک پہنچ جانے کا امکان ہے۔ امرتا نندمئی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس کے ذیابیطس شعبہ کے چیئرمین ڈاکٹر ہریش کمار نے کہا کہ لوگوں کی صحت کے معاملہ میں یہ خطرناک رجحان تیزی سے بدلتے ہوئے طرز زندگی سے پیدا ہوا ہے اور خاص طور سے شہری آبادی میں یہ زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوچی کی شہری آبادی کے ایک سروے میں انکشاف ہوا ہے کہ یہاں ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے اس کی روک تھام کے لئے جلد علاج کا مطالبہ کیا۔ دی امرتا ڈائبٹیز ویلفیئر ایسوسی ایشن پورے کیرل میں عوام کو تربیت دینے اور اس بیماری کو روکنے سے متعلق پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ ڈاکٹر کمار نے مزید کہا کہ اس بیماری کے علاج میں آنے والی پیچیدگیوں کی وضاحت کے لئے مختلف علاقائی زبانوں میں ذیابیطس پر ایک دستاویزی فلم بنائی گئی ہے تاکہ لوگ اس خطرناک بیماری کے بارے میں سمجھ سکیں۔

✿✿✿